RG-E-P-No 861

رجسٹرڈ ای۔پی نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

بدر

ہفت روزہ — قادیان

ایڈیٹر:۔ برکات احمد راجیکی [illegible]

اسسٹنٹ ایڈیٹر:۔ محمد حفیظ بقاپوری

تواریخ اشاعت:۔ ۷-۱۴-۲۱-۲۸

شرح چندہ سالانہ چھ روپے — فی پرچہ ۲ ۰ ر

جلد ۲ | ۲۸ احسان ۱۳۳۲ ہش ۔ ۱۶ شوال ۱۳۷۲ھ مطابق ۲۸ جون ۱۹۵۳ء | نمبر ۲۴

اسلامی حکومتوں کے مختلف دوروں کی اہم تاریخیں

اسلامی دور | خلافت الٰہی:۔ سید کونین پیغمبر اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیابتی حکومت کا عہد سعادت ۶۱۰ء سے ۶۳۲ء (۱۱ھ) تک)

خلافت محمدی دور اول:۔ سیدنا صدیق اکبرؓ کا عہد حکومت (۶۳۲ء ۱۱ھ سے ۶۳۴ء ۱۳ھ تک)

خلافت محمدی دور دوم:۔ سیدنا عمر فاروق اعظمؓ کا زمانہ امارت (۶۳۴ء سے ۶۴۴ء ۲۴ھ تک)

خلافت محمدی دور سوم:۔ سیدنا عثمان غنیؓ کا زمانہ امارت (۶۴۴ء ۲۴ھ سے ۶۵۵ء ۳۵ھ تک)

خلافت محمدی دور چہارم:۔ سیدنا علیؓ کا زمانہ امارت (۶۵۵ء ۳۵ھ سے ۶۶۱ء ۴۱ھ تک)

مسلمانوں کا دور | خلافت بنی امیہ:۔ خاندان بنی امیہ کی حکومت دمشق میں (۶۶۱ء ۴۱ھ سے ۷۵۰ء ۱۳۲ھ تک)

امارت بنی امیہ:۔ اندلس میں (۷۵۶ء ۱۳۹ھ سے ۱۰۳۱ء ۴۲۲ھ تک)

خلافت عباسیہ:۔ عباسیوں کی حکومت (۷۵۰ء ۱۳۲ھ سے ۱۳۰۸ء ۶۰۵ھ تک)

خلافت فاطمیہ:۔ فاطمی شیعان علی کی حکومت مصر اور ممالک بربر میں (۲۹۷ھ سے ۵۶۷ھ تک)

خلافت عثمانیہ:۔ عثمانی ترکوں کی حکومت (۱۲۹۹ء ۶۹۹ھ سے ۱۹۱۸ء ۱۳۳۹ھ تک)

مغلیہ سلطنت:۔ ہندوستان میں مغلوں کی حکومت (۱۵۲۶ء سے ۱۸۵۷ء تک)

موجودہ دور کی مسلم حکومتیں بھی اس تاریخی سلسلہ میں داخل ہیں۔

(منقول از اسلام کا نظام حکومت)

مہابھارت۔ بھگوت گیتا اور رامائن کا عربی ترجمہ!

عرب کے مشہور شاعر "بوستانی" نے مہابھارت۔ بھگوت گیتا اور رامائن کا عربی زبان پر منظوم ترجمہ کیا ہے۔ صدر حکومت لبنان نے شاعر مذکور کی اس عظیم الشان ادبی خدمت پر اسے کو "لائی تمغہ" عنایت کیا ہے۔

عربوں کی وسعت نظر اور رواداری کا ایک عمدہ نمونہ ہے۔ اور اس طریق سے انشاء اللہ اہل عرب اور ہندوستان کے باہمی تعلقات پر اور بھی زیادہ خوشگوار اثر پڑے گا۔ اور اتحاد اور تعاون بڑھے گا۔

ہندوستان کے ان لوگوں کو بھی جو فرقہ وارانہ تعصب کی بناء پر اردو کو ختم کرنا چاہتے ہیں، محض اس لئے کہ اس میں عربی اور فارسی کے الفاظ کا کچھ حصہ آگیا ہے ٹھنڈے دل سے ✪ اس رواداری پر غور کرنا چاہیئے۔ اور اپنے اندر وسعت قلبی اور وسیع حوصلگی پیدا کر کے اس زبان کو جو ہمارے ملک کی سب سے عمدہ زبان ہے اپنانا چاہیئے اور صرف اس لئے اس کو متروک نہ کرنا چاہیئے۔ کہ اس میں ہندوستان کے باہر کے کچھ الفاظ مستعمل ہیں۔

اخبار ربوہ

ربوہ مبارکہ ۲۵ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور احباب ربوہ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ"

مذہبی سوال و جواب نامہ (انگریزی)

حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد (دکن) جن کو خدا تعالیٰ نے سلسلہ کی مالی اور اشاعتی لحاظ سے خدمت کی بہت بڑی توفیق دی ہے۔ نے انگریزی میں ایک رسالہ Catechism (for all) کے عنوان سے انگریزی میں شائع فرمایا ہے۔ جس میں سوال و جواب کے رنگ میں اسلامی تعلیمات پر بہت عمدہ روشنی ڈالی ہے اور احمدیت کا نقطۂ نگاہ بھی بڑی عمدگی سے پیش فرمایا ہے۔ یہ رسالہ ۵۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور ان کی طرف سے اطلاع ملنے پر تبلیغی اغراض کے لئے مفت بھجوایا جاتا ہے۔

احباب اس مفید اور کارآمد رسالہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔

ضروری درخواست دعا

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ آپ کی کہنی کے جوڑ میں نقرس کی وجہ سے پانی پڑ گیا ہے۔ اور کچھ حرارت بھی ہے۔

احباب حضرت ممدوح کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس مفید اور مقدس وجود کو ہر طرح آرام و راحت اور صحت و عافیت سے رکھے۔

آمین

دعوۃ الی الحق

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

"اے بزرگان اسلام خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے دلوں میں تمام فرقوں سے بڑھ کر نیک ارادے پیدا کرے۔ اور اس نازک وقت میں آپ لوگوں کو اپنے پیارے دین کا سچا خادم بنا دے میں اس وقت محض للہ ضروری امر سے اطلاع دیتا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے تاکہ میں اس پُر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں ظاہر کروں اور ان تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں۔ ان نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔" (برکات الدعا صفحہ ۲۳)

"بالآخر میں ہر ایک مسلمان کی خدمت میں نصیحتاً کہتا ہوں کہ اسلام کے لئے جاگو کہ اسلام سخت فتنہ میں پڑا ہے۔ اس کی مدد کرو کہ اب یہ غریب ہے۔ اور میں اسی لئے آیا ہوں اور مجھے خدا تعالیٰ نے علم قرآن بخشا ہے۔ اور حقائق معارف اپنی کتاب کے میرے پر کھولے ہیں اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں۔ سو میری طرف آؤ تا اس نعمت سے تم بھی حصہ پاؤ۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ کیا ضرور نہ تھا کہ ایسی عظیم الفتن صدی کے سر پر جس کی کھلی کھلی آفات ہیں ایک مجدد کھلے دعوے کے ساتھ آتا ہو۔ عنقریب میرے کاموں کے ساتھ تم مجھے شناخت کرو گے۔ ہر ایک جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا۔ اس وقت کے علماء کی ناسمجھی اس کی سدِ راہ ہوئی۔ آخر جب وہ پہچانا گیا کہ تلخ درخت شیریں پھل نہیں لا سکتا۔ اور خدا غیر کو وہ برکتیں نہیں دیتا جو خاصوں کو دی جاتی ہیں۔ اے لوگو! اسلام نہایت ضعیف ہو گیا۔ اور اعداء دین کا چاروں طرف سے محاصرہ ہے اور تین ہزار سے زیادہ مجموعہ اعتراضات کا ہو گیا ہے ایسے وقت میں ہمدردی سے اپنا ایمان دکھاؤ اور مردانِ خدا میں جگہ پاؤ۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

بیکسے شد دینِ احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمد کار نیست
ہر طرف سیلِ ضلالت صد ہزار تن ربود
حیف بر چشمے کہ اکنوں نیز ہم بیدار نیست

(برکات الدعا صفحہ ۲۵ ۔ مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

بھائی عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر پبلشر نے دعا آرٹ پریس امرتسر میں [illegible]
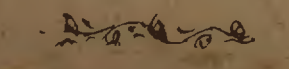
۲۶ مئی یوم وصال

مورخہ ۲۶ - ۵ - ۵۳ بروز منگل بہ تقریب یوم وصال احمدیہ دار التبلیغ کلکتہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ ازاں بعد نظم پڑھی گئی۔ اور پھر الحاج مولینا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ سیرت سوانح پر دلولہ انگیز تقریر فرمائی۔ جو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

آپ نے ابتدا تا انتہاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی استی سالہ زندگی پر سیر حاصل تبصرہ فرمایا اور خاص کر ان سیاسی اقتصادی مذہبی معاشی اور تمدنی انقلابات کا ذکر کیا۔ جو آپ کے دم قدم سے رونما ہوا اور پھر آہستہ آہستہ دنیا اُن کو اپنانے پر مجبور رہوئی۔

اس جلسہ میں احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی دوست بھی شامل تھے۔ اور خدا کے فضل سے بہت اچھا اثر لے کر گئے۔ بعض نے اس بات کا اقرار کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات زندگی اور کارناموں سے آگاہی اُن کی بہت سی غلط فہمیوں کے ازالہ کا موجب ہوتی ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ یہ لیکچر نہ صرف اغیار کی آنکھوں سے پردہ ہٹانے کا باعث بنا بلکہ خود احمدی دوستوں کے اندر بھی نیا ایمان اور تازہ جوش پیدا کرنے کا سبب ہوا۔ الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے اور حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کی تکمیل فرمائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار سید بدر الدین احمد عفی عنہ سکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ کلکتہ ۱/۱ کرایہ روڈ کلکتہ - ۱۷ -

بقیہ صفحہ ۵

دنیا کے عوام کے سامنے ظاہر ہو رہا ہے۔ کوئی دن میں چمکتے سورج کی موجودگی سے لاعلمی ظاہر کرے۔ تو لوگ اُسے کیا کہیں گے؟ لیکن ساتھ ہی آپ پر بہت ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ بجائے اسکے کہ آپ موقعہ بے موقعہ شکستوں کو کوسیں۔ آپکو حالات کا سنجیدگی سے مطالعہ کرنا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ موجودہ حالت کو بدلنے میں آپ کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ ایمانداری سے کہیے کہ کیا حکومت اس معاملہ میں کچھ مدد کر سکتی ہے! یہ تو خود آپ ہیں جو اپنی مدد آپ کر سکتے ہیں۔

ہمارے ادیبوں اور شاعروں کو آگے بڑھنا چاہیئے وہ ہندی رسم الخط سیکھیں اور اردو کے بیش بہا

عہدے دار توجہ کریں

مندرجہ ذیل جماعتوں کے سکرٹریان امور عامہ اور صدر صاحبان کو متعدد بار توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ "رپورٹ کارگذاری امور عامہ" باقاعدہ بھجوایا کریں۔ لیکن اب تک ان کی طرف سے ایک بھی رپورٹ کارگذاری امور عامہ موصول نہیں ہوئی۔ اب ان جماعتوں کے عہدیداران کو بذریعہ اعلان ہذا رپورٹ باقاعدہ بھجوانے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔

۱۔ لکھنو - ۲ - بنارس - ۳ - شاہجہانپور - ۴ - امروہہ - ۵ - انبیٹھ - ۶ - بریلی - ۷ - پٹنہ - ۸ - موسیٰ بنی مائنز ۹ - مونگھیر - ۱۰ - رانچی - ۱۱ - قاضی پور ملکی - ۱۲ - بھاگلپور - ۱۳ - کٹک - ۱۴ - ڈھینکانال - ۱۵ - بمبئی ۱۶ - نندگڑھ - ۱۷ - باندہ - ۱۸ - کلکتہ - ۱۹ - بھرت پور - ۲۰ - حیدرآباد - ۲۱ - شموگہ - ۲۲ - سونگڑہ ۲۳ - شورت - ۲۴ - شوپیاں - ۲۵ - کتہ پورہ - ۲۶ - ہاری پاری گام - ۲۷ - رشی نگر - ۲۸ - آسنور - ۲۹ -

(ناظر امور عامہ قادیان)

"ل"

از جناب گورپرشاد صاحب رشمی۔ کلانوری

خدایا! کون سا تھا لام اُس اسلام کے پیچھے
کہ سب قربان تھے ہاں اس مبارک نام کے پیچھے
ہُوا جب بخت وا، اور اس سلسلہ ٹھہرا جھگڑنے کا
کہیں ہے لام لالچ کا کہیں ہے لام لڑنے کا
یہ کیوں تعلیم قرآں نے الٰہی اب بدل لے طور؟
کہیں ہندو، کہیں سکھ، احمدی شیعہ کہیں کچھ اور
بنی آدم جو اعضاء جان من اک دوسرے کے ہیں
زباں پر کس لئے الفاظ پھر کھوٹے کھرے کے ہیں؟
خدا جب جانتا ہے ہر کسی کا ظاہر و باطن!
کسی نیکی بدی کا کوئی بھی ہوتا نہیں ضامن
یہ کیوں جھگڑے ہیں یار و مسجد و مندر کلیسے ہیں؟
بجز درم بدی کچھ بھی نہیں عقبیٰ کے رکیسے۔ ہیں
کوئی مشکل سے دل ہے نورِ حق سے جو مجلّا ہے
جدھر دیکھو وگرنہ اللہ اللہ خیر سلّا ہے
لکھا ہے پتے پتے میں پڑھو گر چشم بینا ہے
نہ کیوں رشمی شاد ہم جئیں اگر تھوڑا سا جینا ہے

قادیان میں نماز عید الفطر

قادیان کچھ عرصہ سے خطبہ جمعہ جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر مقامی خود پڑھتے ہیں اور ان کی غیر حاضری میں جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری ناظر تعلیم و تربیت خطبہ پڑھتے ہیں۔ امسال عید الفطر کی نماز حسب معمول باغ متصل بہشتی مقبرہ میں پڑھی گئی۔ خطبہ اور نماز مولوی عبد الرحمٰن صاحب نے پڑھائی۔ مستورات کے لئے قناتوں کے ذریعہ پردہ کا مناسب انتظام تھا۔

وفات حسرت آیات

میں نہایت رنج و قلق و دل اندوہگین سے لکھتا ہوں کہ میری چچازاد ہمشیرہ صاحبہ احمدی جو کہ میرے برادر کلاں حضرت راجہ یار محمد خان صاحب احمدی مرحوم رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں بروز اتوار ۲۴ ر ماہ رمضان المبارک ہم سب بھائی بہنوں بیٹوں، پوتوں کو داغ جدائی و غم و الم میں ڈوبے ہوئے چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں انا للہ و انا الیہ راجعون مولا کریم کے آگے کوئی دم نہیں مار سکتا۔ ہم سب اس کی رضا پر راضی ہیں۔ اور دست بدعا ہیں کہ مولا کریم مرحومہ کو اعلیٰ مرتبہ و جنت الفردوس عطا کرے۔ مرحومہ نیک، پابند صلوٰۃ اور سخاوت کرنے والی تھیں صاف گو اور نیک دل اور اپنے دین احمدیت میں پکی تھیں۔ مرحومہ نے اپنی یادگاریں دو بیٹے جو کہ بفضل خدا احمدی ہیں۔ اور ۴ پوتے اور ایک پوتی چھوڑے جو کہ سب کے سب پیدائشی احمدی ہیں۔ تمام جماعت احمدیہ کی خدمت میں نہایت عاجزانہ التماس ہے کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کریں اور پسماندگان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا کرے جناب حضرت امیر صاحب قادیان کی خدمت میں بھی عرض ہے کہ مہربانی فرما کر ان کا جنازہ غائب پڑھیں۔ والسلام

(خاکسار راجہ غلام محمد خان احمدی ابن حضرت راجہ عطا محمد خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ بمقام و ڈاک ایمرج یاڑی پورہ کشمیر)

سرمایہ کو اس رسم الخط میں منتقل کرنے کی کوشش کریں۔ عوام میں اردو کے متعلق بے بنیاد اور بے کار افواہیں اڑائی گئی ہیں۔ وہ سمجھنے ہیں کہ شاید اردو کوئی دیوا در جنوں کی زبان ہے۔ اس غلط فہمی کو دور کرنے کا یہی علاج ہے کہ ہندی دوستوں کی خدمت میں اردو لٹریچر مختلف طریقوں اور رنگوں سے پیش کئے جائیں۔

جاہل اور کم علم ہندی داں حضرات تک یہ بات پہنچائی گئی ہے کہ اردو زبان ہندی زبان کی دشمن ہے اس غلط پروپیگنڈا کا بھی انسداد ہو جانا چاہیئے۔ اور یہ کام بھی آپ کو کرنا چاہیئے۔

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے جو عبادتیں مقرر فرمائی ہیں۔ اُن کے بغیر انسان کی رُوحانی زندگی کبھی قائم نہیں رہ سکتی

اپنے اندر نیکی پیدا کرو۔ اور پھر اپنے ماحول کا جائزہ لیکر قوم کی بھی اصلاح کرنے کی کوشش کرو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۹ رمئی ۱۹۵۳ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی روحانی ترقی اور اس کی اصلاح کے لئے مختلف عبادتیں مقرر فرمائی ہیں جن میں سے

چار عبادتیں فرض ہیں

اور ہر مومن کے لئے جس میں کسی قسم کی طاقت بھی پائی جاتی ہے۔ ان عبادات کا بجالانا ضروری ہوتا ہے یعنی نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔ لیکن عبادتوں کے ادا کرنے میں کبھی کبھی انسان معذور بھی ہو جاتا ہے۔ مثلاً انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ وہ نماز میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ یا بعض دفعہ بیٹھ کر بھی نماز ادا نہیں کر سکتا۔ یا لیٹ کر بھی نماز ادا نہیں کر سکتا۔ یا بعض اوقات اس کے دماغ پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ وہ نماز کے کلمات اسے یاد نہیں رہتے لیکن دوسری طرف نماز

انسان کی اصلاح کا ذریعہ

بھی ہے جس طرح غذا انسانی جسم کی اصلاح کا ذریعہ ہے۔ نماز روحانی جسم کی اصلاح کا ذریعہ ہے۔ جس طرح ایک بیمار جسم محض یہ کہہ کر موت سے بچ نہیں سکتا۔ کہ وہ بیمار ہے اور بیمار ہونے کی وجہ سے وہ روٹی نہیں کھا سکتا۔ اسی طرح ایک روحانی جسم بھی یہ کہہ کر موت سے نہیں بچ سکتا۔ کہ وہ بیمار ہے اور نماز نہیں پڑھ سکتا باوجود اسکے کہ ایک شخص بیمار ہے اور وہ کھانا کھا ہی نہیں سکتا۔ مثلاً اس کے گلے میں ورم ہو گیا ہے یا جبڑا جڑ گیا ہے۔ یا معدہ غذا کو اپنے اندر رکھ نہیں سکتا۔ یا غذا کو انتڑیوں کی طرف دھکیل دیتا ہے یا منہ کی طرف سے باہر پھینک دیتا ہے۔ یا کوئی رسولی پیدا ہو گئی ہے یا سرطان ہو گیا ہے۔ اور غذا معدہ میں ٹھہرتی نہیں بلکہ قے ہو جاتی ہے یا غذا معدہ کے اندر جاتی نہیں۔ یا انتڑیوں میں کوئی بیماری لاحق ہے اس نے انتڑیوں میں غذا ٹھہرتی نہیں یا پچتی نہیں۔ ان وجوہات سے انسان غذا سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا اور غذا نہ کھانے کا نتیجہ موت ہے۔ لیکن اس وجہ سے کہ کوئی شخص بیمار ہے۔ اور وہ روٹی نہیں کھا سکتا۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ مرے گا نہیں اس لئے کہ

روٹی کے بغیر

انسانی جسم بچ نہیں سکتا۔ باوجود اس کے کہ اس کا روٹی نہ کھانا منہ بند ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ باوجود اس کے کہ اس کا روٹی نہ کھانا گلے میں سوزش کی وجہ سے ہوتا ہے۔ باوجود اس کے کہ اس کا روٹی نہ کھانا معدہ میں رسولی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ باوجود اسکے کہ اس کا معدہ غذا قبول نہیں کرتا۔ یا کھانا قے کر کے باہر نکال دیتا ہے یا انتڑیوں کی طرف دھکیل دیتا ہے۔ باوجود اس کے کہ اس کا روٹی نہ کھانا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ اس کی انتڑیوں میں سوزش ہوتی ہے۔ اور وہ غذا کو اندر ٹھہرنے نہیں دیتیں۔ یا مثلاً قولنج کا دورہ ہو جاتا ہے۔ اور غذا کھانا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اور باوجود اسکے کہ یہ وجوہ اسے معذور قرار دیتے ہیں۔ پھر بھی وہ روٹی نہ کھانے کی وجہ سے مریگا۔ اس لئے کہ انسانی جسم روٹی کھائے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے کوئی عذر مسموع نہیں ہوگا۔ کوئی دلیل قبول نہیں ہوگی کوئی مجبوری تسلیم نہ کی جائیگی۔

اصل چیز یہ ہے

کہ روٹی کھائی نہیں گئی۔ خواہ روٹی نہ کھانا کسی شرارت کی وجہ سے تھا انسان بہرحال مرے گا۔ یہی حال نماز کا بھی ہے اگر کوئی شخص نماز پڑھنے سے معذور ہو جاتا ہے۔ خواہ کسی وجہ سے ہو۔ جائز وجہ سے ہو یا ناجائز وجہ سے اس کی رُوحانیت مر جاتی ہے۔

ہے۔ اگر کوئی شخص نماز نہیں پڑھے گا۔ تو وہ مریگا۔ بالکل اسی طرح جس طرح ایک شخص روٹی نہ کھائے۔ تو اس کا انجام موت ہوتا ہے کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ دیکھیں مریگا۔ اس نے جان کر کوئی ایسا نہیں کیا۔ اس کا گلا سوجا ہوا تھا اس لئے وہ روٹی نہیں کھا سکا۔ اس کا پیٹ سوجا ہوا تھا۔ اس لئے وہ روٹی نہیں کھا سکا

اس کی

انتڑیوں میں سوزش

تھی۔ اس لئے وہ روٹی نہیں کھا سکا اس کا جبڑا جڑ گیا تھا۔ اس لئے وہ روٹی نہیں کھا سکا۔ باوجود اسکے کہ اس کا گلا خراب تھا۔ اس لئے وہ کھانا نہیں کھا سکا وہ پھر بھی مرے گا۔ باوجود اس کے کہ اس کے معدہ میں رسولی تھی۔ جس کی وجہ سے غذا معدہ کے اندر ٹھہر نہیں سکتی تھی۔ اس لئے اس نے روٹی نہیں کھائی۔ وہ پھر بھی مرے گا باوجود اس کے کہ اس کی انتڑیوں میں سوزش تھی جس کی وجہ سے اس کی غذا وہاں ٹھہر نہ سکی۔ اس نے کوئی شرارت نہیں کی۔ مگر وہ روٹی نہ کھانے کی وجہ سے پھر بھی مریگا۔ اسی طرح باوجود اس کے کہ ایک شخص کسی جائز عذر کی وجہ سے نماز نہیں پڑھتا وہ مریگا۔ بعض لوگ

عدم فراست

اور عدم شناخت کی وجہ سے یہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ چونکہ وجہ جائز ہے۔ اس لئے نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ ان کا یہ خیال درست نہیں۔ وجہ جائز ہو یا ناجائز نتیجہ ضرور نکلے گا۔ تم اپنے سر پر اپنی کمائی سے خریدا ہوا تیل لگاؤ یا چوری سے حاصل کیا ہوا تیل لگاؤ سر ضرور چکنا ہوگا۔ یہ نہیں کہ اپنی کمائی سے حاصل کردہ تیل سے سر چکنا ہو جاتا ہے اور چوری کے تیل سے سر سوکھا رہ جاتا ہے۔ یہ نہیں کہ اپنی کمائی سے حاصل کئے ہوئے کپڑے سے تمہارا جسم ڈھک جائے اور چوری کئے ہوئے کپڑے سے جسم نہ ڈھکے۔ کپڑا چاہے چوری کا ہو یا اپنی کمائی سے خریدا ہوا اس سے جسم ڈھک جائے گا۔ جیسے اپنی کمائی سے خریدے ہوئے کپڑے سے جسم ڈھک جاتا ہے۔ اسی طرح چوری سے حاصل کئے ہوئے کپڑے سے بھی جسم ڈھک جاتا ہے۔ نتیجے دونوں کے ایک سے ہوں گے۔

روٹی کا نہ کھانا

تو انسان پھر بھی برداشت کر سکتا ہے۔ مثلاً وہ خیال کر سکتا ہے کہ اگر وہ مر جائے گا تو کیا ہوگا اسے اگلے جہان میں تو زندگی ملے گی۔ یعنی اسے موت کے بعد اگلے جہان کی زندگی مل جاتی ہے لیکن روحانی موت کا کوئی قائم مقام نہیں جسمانی موت کے متعلق تو تم کہہ دو گے ہمارے لوگ مرتے ہیں۔ ہمیں موت آ جائے گی تو کیا ہے۔ اگلے جہان میں پھر زندگی مل جائے گی۔ لیکن اگر تمہیں روحانی موت آ جائے تو تم کیا کرو گے روحانی موت کا تو کوئی قائمقام نہیں۔ اس لئے ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کا کوئی علاج مقرر کرے چنانچہ

اصلاح نفس

کے جتنے ذرائع مقرر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے قائم مقام بھی مقرر کر دیئے ہیں۔ یعنی اگر تم فلاں فرض ادا نہ کر سکو۔ تو فلاں چیز اس کا قائمقام ہو جائے گی۔ مثلاً اگر تم کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتے تو تم بیٹھ کر نماز پڑھ لو۔ یہاں تک تو جسمانی طور پر بھی قائمقام مقرر ہے۔ مثلاً اگر تم روٹی نہیں کھا سکتے تو چاول کھا لو پھر فرمایا اگر تم بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتے۔ تو لیٹ کر نماز پڑھ لو جسمانی طور پر ہم بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر تم چاول نہیں کھا سکتے۔ تو تم حریرہ استعمال کر لو۔ دودھ کی لسی پی لو۔ لیکن آگے فرمایا۔ اگر تم لیٹ کر بھی نماز نہیں پڑھ سکتے تو تم اشارے سے نماز ادا کر لو۔ یہاں جسم کا قائمقام ختم ہو جاتا ہے۔ اس سٹیج پر جسم موت قبول کر لیتا ہے۔ سوائے اس کے کہ ڈاکٹر معدہ میں سوراخ کر کے غذا داخل کر دے۔ یا ٹیکے کے ذریعہ غذا جسم کے اندر پہنچا دے۔ یا نمک کا پانی جسم میں داخل کر دے۔ اس سے عارضی زندگی تو مل سکتی ہے۔ مستقل زندگی نہیں مل سکتی لیکن روحانی لحاظ سے یہاں قائمقام مقرر ہے۔ مثلاً اگر وہ کسی طرح بھی

نماز ادا نہیں کر سکتا

تو وہ سبحان اللہ سبحان اللہ ہی کہتا رہے۔ پھر ایک وقت بھی آ سکتا ہے کہ انسان سبحان اللہ بھی نہ کہہ سکے مثلاً وہ بیہوش ہو جائے۔ اور سبحان اللہ یا دوسرے کلمات کبھی بھی نہ دہرا سکے۔ تو شریعت کہتی ہے۔ کہ اگر تم سبحان اللہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ تو اگر تمہارا ارادہ یہ تھا۔ کہ تم ساری عمر نماز پڑھو گے تو تمہاری بیہوشی ہی نماز کی قائمقام ہو جائے گی۔ اور بعض

اگر فاقہ ہو جائے۔ تو تمام نماز ظاہراً بھی ادا کر سکو گے۔

یہی حال روزے کا ہے۔ سارے لوگ روزے نہیں رکھ سکتے۔ لیکن روزہ روحانی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ قرآن کریم خود کہتا ہے۔ کہ بیمار روزہ نہ رکھے۔ بلکہ جنہوں نے قرآن کریم اور احادیث پر غور کیا ہے۔ انہوں نے فتویٰ دیا ہے کہ جو شخص باوجود بیمار ہونے کے

فرضی روزہ

رکھے گا۔ وہ گنہگار ہوگا۔ پھر سفر میں بھی روزہ رکھنا جائز نہیں۔ فرضی روزہ سفر میں نہیں رکھا جا سکتا۔ ہاں نفلی روزے رکھے جا سکتے ہیں۔ اگر کوئی سفر میں روزہ رکھے گا۔ تو خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ فرضی روزہ نہیں ہوگا۔ نفلی روزہ ہوگا لیکن بیماری میں کوئی روزہ نہیں۔ بیماری میں نہ فرضی روزہ رکھا جا سکتا ہے اور نہ نفلی روزہ۔ سفر میں تو اگر کوئی روزہ رکھے گا تو خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ روزہ نفلی شمار ہوگا۔ لیکن اگر کوئی بیماری میں روزہ رکھے گا تو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک نہ نفلی روزہ شمار ہوگا اور نہ فرضی روزہ۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ کچھ بھی نہیں ہوگا۔ لیکن روح کے لئے غذا کی بہرحال ضرورت ہے۔ اس کا علاج کیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ

روزے کے دو حصے

ہیں۔ ایک حصہ ظاہری غذا کا ترک کرنا ہے۔ اور ایک حصہ بعض روحانی افعال ہیں۔ مثلاً بے ایمانی نہ کرنا۔ بددیانتی نہ کرنا۔ جھوٹ نہ بولنا۔ فریب نہ کرنا۔ جھگڑا نہ کرنا۔ بدکاریوں سے بچنا۔ اگر انسان اس حصہ کو پورا نہیں کرتا۔ تو خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کا روزہ روزہ نہیں۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ محض بھوکا مرتا ہے۔ گویا روزے کے دو حصے ہیں۔ ایک روحانی اور ایک جسمانی۔ جو شخص جسمانی روزہ نہیں رکھ سکتا۔ اور وہ روحانی روزہ رکھتا ہے۔ تو اس کا

روحانی روزہ

جسمانی روزہ کی کمی کو پورا کر دے گا۔ لیکن ظاہری غذا میں یہ بات نہیں۔ ظاہری غذا بھی ملے۔ تو کوئی حرج نہیں۔ انسان مرے گا نہیں اسے نئی زندگی مل جائے گی۔ لیکن روحانی لحاظ سے اگر غذا نہیں ملتی۔ تو اس کا قائم مقام ملنا ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ہر روحانی غذا کا قائم مقام رکھا ہے۔ چنانچہ روزہ کا بھی قائم مقام موجود ہے۔ لیکن کتنا بدقسمت ہے وہ شخص جو روزہ سے محروم رہتا ہے۔ حالانکہ یہ سب سے پہلی چیز ہے۔ جو انسان کے اخلاق اور اس کے ایمان کی کیفیت کا اظہار کرتی ہے۔

مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری جماعت نے بھی اس طرف پوری توجہ نہیں دی۔ جب ربوہ کی بنیاد رکھی گئی۔ تو اس بات کا اعلان کیا گیا تھا۔ کہ یہاں صرف مخلصین آباد کئے جائینگے۔ لیکن آہستہ آہستہ جب آبادی بڑھی۔ تو ہر قسم کے لوگ یہاں آنے شروع ہو گئے۔ اور اب تو یہ حالت ہے۔ مجھے ایک شخص نے خط لکھا ہے کہ آپ تو کہتے تھے کہ یہاں مخلص آباد کئے جائیں گے۔ لیکن مجھے تو یہ نظر آ رہا ہے۔ کہ ربوہ میں قادیان سے بھی زیادہ بے ایمان لوگ جمع ہو گئے ہیں کئی دوکاندار دھوکہ باز ہیں۔ فریبی ہیں۔ وہ ایک روپیہ کی چیز پانچ روپیہ کو بیچتے ہیں۔ اور پھر چندے بھی نہیں دیتے۔ دوکانداروں کی فہرست میں سے جو ۶۰، ۷۰ کی ہے۔ ۶۰ دوکاندار نادہند ہیں۔ ۱۳۰ شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے۔ صرف تین چار دوکاندار ایسے ہیں۔ جو منہ سے کہتے ہیں۔ کہ ہم

شرح کے مطابق چندہ

دیتے ہیں۔ ممکن ہے یہ تین چار دوکاندار بھی اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہوں۔ اب یہ کون سا ایمان ہے۔ ایک شخص جو یہاں سے مدد حاصل نہیں کرتا۔ وہ باہر کا آدمی ہے۔ اور اس سے غیر لوگ ہی سودا خریدتے ہیں۔ وہ تو ایماندار ہے۔ لیکن ربوہ کے دوکاندار جن کو یہ سہولت حاصل ہے کہ انہیں گاہک تلاش نہیں کرنا پڑتے۔ ربوہ کے سارے لوگ انہی سے سودا خریدتے ہیں۔ وہ بے ایمان ہیں۔

یہ بے ایمانی

آگے کئی قسم کی ہے۔ مثلاً بعض دوکاندار یہ نیت کر لیتے ہیں۔ کہ ہم ٹیکس ادا نہیں کریں گے۔ چنانچہ وہ نظر بچا کر ادھر اُدھر بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ سارے دوکاندار روزے رکھتے ہیں یا نہیں۔ اور اگر رکھتے ہیں تو کیا وہ بعض عوام والے روزے تو نہیں رکھتے۔ کہ باہر نہ کھایا اور اندر کھا لیا۔ لیکن وہ روزہ رکھتے ہیں۔ تو اس کا کیا فائدہ۔ روزہ تو

دو چیزوں کے مرکب

کا نام تھا۔ لیکن تم نے جو چیز چھوڑی جا سکتی تھی اسے لے لیا اور جو چیز چھوڑی نہیں جا سکتی تھی۔ اسے چھوڑ دیا۔ روزے کا ایک حصہ تھا روٹی نہ کھانا۔ یہ حصہ بیماری اور سفر میں چھوڑا جا سکتا ہے۔ لیکن ایک حصہ روزہ کا ہے۔ رزق حلال کھانا۔ گندہ نہ اچھالنا۔ جھوٹ نہ بولنا۔ دھوکہ نہ دینا۔ فریب نہ کرنا۔ روزہ کا یہ حصہ کسی حالت میں بھی چھوڑا نہیں جا سکتا۔

مجھے یہ یقین نہیں۔ کہ تم سارے روزے رکھتے ہو۔ لیکن اگر روزہ رکھتے ہو۔ تو اس کا فائدہ کیا۔ کہ ادھر روزے رکھتے ہو۔ اور ادھر بے ایمانی کرتے ہو۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ تم میں سے بہت سے آدمی جواب سر پلا رہے ہیں۔ وہ بھی اس بے ایمانی کے ذمہ دار ہیں۔ اگر تم اپنے عزیزوں اور دوستوں اور ماتحتوں کو بچاتے ہو۔ تو تم بھی بے ایمان ہو۔ ورنہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نہ پکڑواؤ۔ اگر

ساری قوم یہ فیصلہ کرے

کہ وہ بددیانتی کو پنپنے نہیں دے گی۔ تو کوئی دکاندار بے ایمانی نہیں کر سکتا۔ مثلاً یہاں کے تاجر کا کاروبار ہمارے سودا خریدنے پر چلتا ہے۔ اب اگر کوئی تاجر جھوٹ بولتا ہے۔ اور سودا خریدنے والے میں غیرت ہے۔ تو وہ اس سے سودا نہ لے۔ اور اس کے خلاف شور مچا دے پہلے وہ تحقیقات کرے۔ اگر تحقیقات کرنے پر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ وہ دوکاندار جھوٹ بولتا ہے۔ تو اس سے سودا نہ خریدے۔ اسی طرح دوسرے لوگ کریں۔ تو چند دنوں میں ہی دکانداروں کو ہوش آ جائے۔ پس تم اس بے ایمانی میں شریک ہو۔ کیونکہ تم ان کا ساتھ دیتے ہو۔ اور تمہاری یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ بے ایمانی میں اور بھی بڑھیں۔ پھر جو

ذمہ دار افسر ہیں

وہ بھی ان کے ہم پیالہ ہم نوالہ ہیں۔ مثلاً اگر کوئی دوکاندار کسی افسر کا دوست ہے یا رشتہ دار ہے۔ یا ہم قوم ہے۔ یا ہم وطن ہے یا ہم علاقہ ہے۔ تو وہ اس پر پردہ ڈالتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر تمہارا بیٹا یا تمہاری ماں یا تمہارا باپ بھی ہو۔ تو تم اس کی ناجائز حمایت نہ کرو۔ کجا یہ کہ تم اس کے ہم قوم ہو۔ یا ہم پیشہ ہو۔ یا ہم علاقہ ہو۔ یا ہم قرابت ہو۔ ان چیزوں کی تو کوئی حقیقت ہی نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے۔ کہ تم اپنے سگے ماں باپ بھائی بہن اور بیٹے کی بھی ناجائز حمایت نہ کرو۔ اگر واقعہ میں

پریذیڈنٹ اور سیکرٹری

نگران بن جائیں تو بے ایمانی ہو ہی نہیں سکتی پہلے تو جو افسر رپورٹ کرتے ہیں۔ انہی کی بے ایمانی کا پتہ لگتا ہے۔ کیونکہ وہ لکھتے ہیں۔ کہ انہیں موقعہ دیا گیا تھا۔ لیکن ان کی اصلاح نہیں ہوئی سوال یہ ہے کہ اگر وہ بے ایمان ہے۔ اور پھر اسے موقع دیا گیا ہو۔ تو ایسا افسر بے ایمان ہے۔ اور اس دوکاندار کی بے ایمانی میں شامل ہے۔ بے ایمانی کے لئے کوئی موقعہ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر کسی شخص کی بے ایمانی ثابت ہو جاتی ہے تو اسے اسی جگہ روک لینا چاہیئے۔ جو افسر اسے موقعہ دیتا ہے۔ وہ گویا یہ کہتا ہے کہ میں نے اس کے ساتھ کافی دیر تک دوڑ کی ہے۔ لیکن اب تھک گیا ہوں۔ اس لئے رپورٹ کرتا ہوں پس افسر بھی اس بے ایمانی میں شریک ہیں۔

پھر مرکزی محکمہ یعنی

نظارت امور عامہ

جس کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے۔ وہ بھی اس میں شریک ہے۔ مثلاً میں نے ہدایت کی ہوئی تھی کہ جو دوکاندار یہاں آئیں پہلے تم خود ان کی تحقیقات کرو۔ اور پھر مجھ سے پوچھو۔ اس کے بعد انہیں یہاں دوکان کرنے کی اجازت دو۔ لیکن کئی ایسے دوکانداروں کے نام میرے پاس آتے ہیں جنہیں میں نے اجازت نہیں دی۔ بلکہ بعض دوکانداروں کا مجھے علم ہے۔ کہ وہ بے ایمان ہیں۔ اور اگر مجھ سے پوچھ لیا جاتا۔ تو میں انہیں کبھی اجازت نہ دیتا۔ غالباً وہ ان لوگوں سے چند ٹکے لے لیتے ہیں۔ اور انہیں دوکان کی اجازت دیدیتے ہیں۔ اور مجھ سے پوچھتے تک نہیں۔ تم رمضان میں اتنا کام تو کرو۔ کہ ربوہ میں بے ایمانی کو ختم کر دو۔ اگر تم میں سے ہر ایک شخص میری اس ہدایت پر عمل کرے۔ تو کوئی شخص یہاں بے ایمانی نہیں کر سکتا۔ تم یہ نیت کر لو۔ کہ ہم نے اس وقت تک سانس نہیں لینا جب تک کہ بے ایمانی کو ختم نہ کر لیں۔ تم اگر دیکھتے ہو۔ کہ کوئی دوکاندار بے ایمانی کرتا ہے تو

بازاروں اور مسجدوں میں شور

مچاؤ۔ میرے پاس رقعے بھیجو۔ کہ آپ مجھے ایمان قرار دیدیں یا اسے۔ مگر فیصلہ ضرور کریں۔ اگر تم میں سے ایک سو آدمی بھی ایسا کھڑا ہو جائے۔ جو نیت یہ کرے۔ کہ انہوں نے بے ایمانی کو ختم کر دینا ہے۔ تو دس دن میں بے ایمانی ختم ہو جاتی ہے۔ اور اصلاح کی صورت نکل آتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ ادنےٰ ایمان یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بری بات دیکھے۔ تو اسے دل میں ناپسند کرے۔ اور

اچھے ایمان کی علامت

یہ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص بری بات دیکھے تو وہ اس کی اصلاح کی کوشش کرے۔ میں کہتا ہوں کہ تمہاری حالت ادنےٰ ایمان والی بھی نہیں۔ اگر تم اسے ناپسند کرتے تو تمہارے اندر سے کبھی تو آہ نکلتی۔ تمہارے ساتھ جو گذرتی ہے۔ اس پر تم شور مچاتے ہو۔ لیکن جو چیز تمہارے ساتھ نہیں ہوتی اگرچہ وہ تمہارے سامنے ہوتی ہے۔ تم اس پر شور نہیں مچاتے۔ تم لوگوں میں غیرت نہیں۔ اگر تم میں غیرت ہوتی۔ تو تم اپنے سامنے بے ایمانی ہوتے برداشت نہ کر سکتے۔

لوگوں نے بعض بہانے بنائے ہوئے ہیں۔ مثلاً میونسپل کمیٹی ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر

میونسپل کمیٹی

کا نقصان کردیا۔ تو کیا ہوا اس لئے وہ ٹیکس ادا نہیں کرتے۔ حالانکہ وہ کمیٹی کو نقصان پہنچا کر تمام شہر کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ مثلاً یہاں گلیوں میں گند پڑا ہوتا ہے۔ اب میونسپل کمیٹی کے پاس روپیہ ہوگا۔ تو وہ صفائی کا انتظام کرے گی۔ اگر اس کے پاس روپیہ نہیں ہوگا۔ تو وہ کیا انتظام کرے گی۔ باہر سے آنے والے کہتے ہیں۔ کہ کیا یہ احمدیت ہے۔ اگر تمہاری حکومت آئے گی۔ تو تم گندہی ڈالو گے اور کیا کرو گے۔ اور یہ اعتراض درست ہے۔ آخر یہ گند کیوں ہوتا ہے۔ یہ گند اس لئے ہوتا ہے۔ کہ تم چوری کرتے ہو۔ تم میونسپل کمیٹی کو اس کے مقرر کردہ ٹیکس ادا نہیں کرتے گویا ایک چھوٹی سی چھوٹی بے ایمانی بھی جو تم گورنمنٹ سے کرتے ہو۔ وہ تم پر پڑتی ہے۔ اس لئے کہ حکومت افراد سے بنتی ہے۔ اور حکومت کو افراد نے ہی چلانا ہوتا ہے۔

ایک دفعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک شخص آیا۔ کسی دوست نے اُس کے متعلق بیان کیا۔ کہ اس شخص میں بڑا اخلاص ہے۔ کیونکہ اس کے پاس یہاں آنے کے لئے کرایہ نہیں تھا۔ یہ بغیر ٹکٹ خرید کے یہاں آگیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جیب سے ایک روپیہ نکالا۔ اور اس شخص سے کہا یہ چوری ہے۔ یہ روپیہ لے لو۔ اور جاتے ہوئے ٹکٹ خرید کر جاؤ۔ پس یہ حماقت ہے۔ کہ گورنمنٹ میونسپل کمیٹی یا انجمن کی چوری چوری نہیں۔ گورنمنٹ میونسپل کمیٹی اور انجمن کی چوری بھی چوری ہے۔ بلکہ وہ

بڑی چوری ہے

کیونکہ تم اس چوری کے ذریعہ ہزاروں لاکھوں آدمیوں کو نقصان پہنچاتے ہو۔ اگر تم کسی فرد کی جیب سے روپیہ نکالتے ہو۔ تو یہ تو یہ گندی چیز۔ لیکن تم ایک شخص کو نقصان پہنچاتے ہو لیکن اگر ڈاکخانہ میونسپل کمیٹی۔ ریل یا گورنمنٹ کی چوری کرتے ہو۔ تو لاکھوں لاکھ آدمیوں کو نقصان پہنچاتے ہو۔

پس تم اپنے اندر

ایمانداری پیدا کرنے کی کوشش کرو

ورنہ تمہارے روزے روزے نہیں تم اگر جسمانی حصہ کو پورا کرتے ہو۔ اور روحانی حصہ کو ترک کردیتے ہو۔ تو تمہارے روزے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ظاہری روزہ سفر میں معاف ہے بیماری میں معاف ہے۔ بڑھاپے میں معاف ہے لیکن روحانی روزہ نہ سفر میں معاف ہے۔ نہ بڑھاپے میں معاف ہے۔ اور نہ بیماری میں معاف ہے۔ اور یہ روزہ سچ بولنے۔ جھوٹ سے بچنے۔ دھوکہ فریب سے بچنے۔ اور دوا مکاری

نہ کرنے کا ہے۔ تم اگر بیمار ہوتے ہو۔ تو تمہیں ظاہری روزہ معاف ہو جاتا ہے۔ لیکن روحانی روزہ نہ سفر میں معاف ہے نہ بیماری میں۔ کیونکہ جھوٹ بولنا۔ دھوکہ دینا۔ بیماری یا بڑھاپے میں معاف نہیں ہو جاتے۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہو جاتے ہیں۔ مثلاً تم پر بڑھاپا آتا ہے اور تم روزہ نہیں رکھتے۔ تو لوگ کہتے ہیں۔ اُس نے روزہ نہیں رکھا تو اچھا کیا ہے۔

فقہاء نے

بڑھاپے میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں۔ بڑھاپا بھی ایک بیماری ہے اور بیماری میں روزہ رکھنا منع ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص بڑھاپے میں جھوٹ بولتا ہے۔ فریب کرتا ہے یا دوا مکاری کرتا ہے۔ تو لوگ کہتے ہیں۔ لعنت ہے۔ اس شخص پر کہ یہ بڈھا بھی ہو گیا۔ اور پھر بھی اُس نے جھوٹ بولنا ترک نہ کیا۔ اور دوا مکاری کرنا ترک نہیں کیا۔ گویا بڑھاپے میں یہ جرم اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے پس تم اپنے اندر نیکی پیدا کرو۔ اور

قوم کی اصلاح کرو

اگر تم اب اپنی قوم کی اصلاح نہیں کرسکتے۔ تو آج سے سو دو سو سال کے بعد تمہاری جماعت ڈاکوؤں کی جماعت ہو گی۔ آج احمدیت کی تعلیم ابھی تازہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے حالات جاننے والے ابھی موجود ہیں۔ اگر آج تم میں بے ایمانی پیدا ہو جاتی ہے۔ حرام خوری پیدا ہو جاتی ہے۔ تو تمہارے مرکز میں آنے اور احمدیت قبول کرنے کا کیا فائدہ۔ اگر آج تم بے ایمانی اور حرام خوری کو نہیں نکال سکتے۔ تو سو دو سو سال کے بعد تمہاری اولادیں اس کی اصلاح نہیں کرسکیں گی۔ وہ لوگ تو اس وقت خوش ہونگے زندگی کے ہر شعبہ میں تم میں سے کچھ کمزور ہیں۔ تمہاری کمپنیاں ہیں۔ تو ان میں سے بعض میں دھوکہ بازی ہوتی ہے۔ تمہارے افراد تجارت کرتے ہیں۔ تمہارے دوکاندار ہیں۔ تو ان میں سے بعض بے ایمان ہیں۔ انہیں یہ احساس ہی نہیں ہوتا۔ کہ انہوں نے احمدیت کو زندہ درگور کردیا ہے۔ جو شخص ظاہری موت قبول کرتا ہے۔ اُسے اگلی زندگی مل جاتی ہے لیکن جس کی

روحانی زندگی

ختم ہو جاتی ہے۔ اس کا کوئی علاج نہیں ہو سکتا پس تم اپنے ماحول کا جائزہ لو تم اس وقت اس مرض کا علاج کرسکتے ہو کیونکہ تم اگر خدا کی طرف ایک قدم اٹھاؤ گے تو خدا تعالےٰ تمہاری طرف دو قدم اٹھائے گا۔ لیکن اگر تم

اس وقت اس کی پرواہ نہ کی۔ اور حرام خوری کی حقیقت کو نہ سمجھا۔ تو تم نے اپنی موت کا خود فتویٰ دیدیا۔ جیسے عربی کی ایک مثل ہے کہ بکری نے اپنی موت خود اپنی ایڑی سے نکال لی۔ کہتے ہیں کہ شخص نے ذبح کرنے کے لئے ایک بکری کو لٹایا ہوا تھا۔ لیکن چھری مٹی کے نیچے دب گئی۔ بکری نے گھبرا کر لاتیں مارنی شروع کیں۔ تو مٹی ہٹ گئی۔ اور چھری نکل آئی۔ اس پر یہ مثل بن گئی۔ کہ بکری نے اپنی لات سے اپنی موت نکال لی۔

تمہاری مثال

بھی وہی ہوگی۔ تم اب ان برائیوں کو چھوڑ سکتے ہو۔ تم اب اپنی اصلاح کرسکتے ہو جن باتوں کو لاکھوں لاکھ عیسائی کر رہا ہے۔ وہ تم کیوں نہیں کرسکتے۔ تم میں سے ایک طبقہ کے سب کاموں میں حرام خوری اور بے ایمانی پائی جاتی ہے پھر دوسرے لوگ گونگے بن جاتے ہیں۔ وہ بولتے نہیں۔ تم سب کو بولنا چاہیئے۔ تمہارے ہمسایہ میں آگ لگ جاتی ہے۔ تو تم شور مچاتے ہو۔ کہ آگ لگ گئی آگ لگ گئی۔ تم آسمان سر پر اُٹھا لیتے ہو۔ اس لئے کہ تمہیں خطرہ ہوتا ہے کہ آگ بڑھ کر تمہارے مکان کو بھی خطرہ میں ڈال دے گی۔ یہ بھی ایک آگ ہے۔ جو تمہیں جلا ڈالے گی۔ اور اگر فرض کرو۔ کہ تم میں ابھی بے ایمانی پیدا نہیں ہوئی۔ تو کل کو پیدا ہو جائے گی۔ کیونکہ جب اپنے اردگرد

بے ایمانی دیکھ کر

لوگ اُسے برداشت کرلیتے ہیں۔ تو دوسرے لوگ بھی بے ایمان ہو جاتے ہیں ٭

اردو، اور ہندوستانی مسلمان!

از سید خورشید عالم صاحب بی۔ ایس۔ سی (علیگ) غازی پور بہار

رُو سے سخن تو اردو کے ان تمام ہمدردوں سے ہے۔ جو بلا تفریق مذہب و ملت سری نگر سے لے کر راس کماری تک اور واہگہ سے لے کر سیدیا تک آباد ہیں۔ لیکن چونکہ ہندوستانی مسلمانوں پر اس معاملہ میں مایوسی اور بد دلی کی فضا چھائی ہوئی ہے۔ اس لئے زیادہ مخاطب وہی ہیں۔ آج کی دنیا اور آج کا زمانہ اتنا بدل گیا ہے کہ تنگ نظری اور فرقہ پرستی کے اثرات کے ماتحت جو کوئی تحریک بھی چلائی جائے گی وہ چند دنوں کے بعد خود بخود ہی فیل ہو کر رہ جائے گی۔ کسی بھی تحریک کے پروان چڑھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کے چلانے والے وسعت نظری اور بلند حوصلگی سے کام لیں۔ شری ٹنڈن اور سیٹھ گووند داس جی نے ہندی کی ترقی اور اشاعت کے لئے جو قدم اٹھایا ہے۔ ہم کبھی بھی اس کی مخالفت نہیں کریں گے۔ ہندی اگر انگریزی کی جگہ لے لے تو اس سے زیادہ خوشی کی بات کیا ہوگی کہ ایک دیسی زبان نے اپنے میں اتنی وسعت پیدا کرلی ہے کہ وہ ایک غیر ملکی زبان کی جگہ لے رہی ہے۔ لیکن چونکہ ٹنڈن جی اور گووند داس جی نے محض اردو دشمنی کے تحت یہ تحریک چلائی اور اس تحریک کو تنگ نظروں اور فرقہ پرستوں کی تحریک بنا چھوڑا ہے۔ اس لئے تقاضائے وقت کے مطابق مرغوب عوام وسعت نظری اور بلند حوصلگی کی تحریک سے نپٹنا اس کے لئے مشکل ہو جائے گا۔ ہم ہندی زبان کے سچے ہمدردوں اور ہی خواہوں سے اپیل کریں گے۔ کہ وہ سنجیدگی سے اس معاملہ پر غور کریں اور دیکھیں کہ ہندی کی ترقی اور اشاعت کے لئے کوشش کرنے والے ایک بے جا ہٹ اور ضد کے ماتحت کہیں ایسی فضا نہ پیدا کردیں جو اس زبان کے لئے نقصان دہ ثابت ہو۔

ہندی دوستوں سے یہ اپیل کرنے کے بعد میں اردو کے حامی مسلمانوں سے کہوں گا کہ آپکی مایوسی اور بد دلی بیجا ہے۔ اور حوصلہ شکنی کا کھلا اعتراف ہیں۔ بلاشبہ ماضی قریب کی سیاسی تلخیوں نے ایک ایسا ماحول پیدا کردیا ہے۔ جس میں اردو کا مستقبل کچھ اچھی حالت میں نظر نہیں آتا۔ لیکن آپ اس بات کو مت بھولئے کہ زبانیں نہ تو اتنی آسانی سے مٹائی جاسکتی ہیں۔ اور نہ ہی اتنی آسانی سے بنائی جاسکتی ہیں۔ اردو ہندوستان کی کی آبادی کے ایک کافی حصہ کی زبان بن چکی ہے اور اردو ہندو مسلم سکھ عیسائی اتحاد کی نشانی کے طور پر سامنے آچکی ہے۔ اسلئے اس کے مٹانے کے منصوبے لاحاصل ہیں۔ اور میں تو کہوں گا۔ کہ مخالف اس معاملہ میں اپنی طاقت فضول خرچ کر رہے ہیں۔ مخالفین اردو اگر یہ کہیں کہ اردو ہندوستان کے کسی حصہ کی زبان نہیں ہے۔ یا یہ ایک ایسی سرزمین کی قومی زبان مانی گئی ہے جس سے ہم اچھے تعلقات نہیں رکھنا چاہتے ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ اس سے آپ کی ہمت شکنی ہو۔ آپ کو خوش ہونا چاہیئے کہ مخالفین کے اعتراضات کا کھوکھلا پن صرف ہمارے سامنے ہی نہیں بلکہ (باقی صلا کالم عہ پر)

ہم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام نبیوں کا سردار اور خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں

جماعت احمدیہ ہر اس شخص کو امت محمدیہ کا جزو قرار دیتی ہے جو کلمہ طیبہ پڑھتا اور کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتا ہے!

جماعت احمدیہ کے تمام افراد پر لازم ہے کہ وہ فتنہ و اشتعال کی موجودہ فضا کو ٹھنڈا کرنیکی کوشش کریں اور حکومت کی ہدایات کی پوری پابندی کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ امام جماعت احمدیہ کا بیان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ امام جماعت احمدیہ نے جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کی درخواست پر جو ۱۶ رمئی کو ربوہ (پاکستان) میں منعقد ہوئی ایک بیان جاری فرمایا ہے۔ جو اخبار المصلح کراچی سے نقل کر کے شائع کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اس بیان کے محرک پاکستان میں موجودہ حالات ہیں لیکن یہ ایک اصولی بیان ہے۔ اور سب احمدیوں کو اس کا پڑھنا اور پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ چند سطور جو خالص پاکستان سے تعلق رکھتی ہیں وہ حذف کر دی گئی ہیں ۔۔۔ (ایڈیٹر)

ہمارے عقائد

ہم اس دنیا کا بادشاہ قادر مطلق لافانی اور لاثانی اللہ تعالےٰ کو سمجھتے ہیں ہم یقین رکھتے ہیں کہ صرف اسلام اللہ تعالےٰ کا سچا دین ہے۔ اور قرآن کریم اللہ تعالےٰ کی نازل کی ہوئی کتاب ہے اور اس میں فرشتوں۔ آسمانی صحیفوں۔ بعثت انبیاء۔ بعث بعد الموت اور تقدیر خیر و شر کا جس طرح ذکر آیا ہے۔ وہ سب حق اور درست ہے۔ اور ہم اس پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔

ہم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام نبیوں کا سردار سمجھتے ہیں۔ اور خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ آپ پر نازل شدہ شریعت بنی نوع انسان کے لئے آخری شریعت ہے جسے کوئی انسان تو بدل ہی نہیں سکتا۔ بلکہ خود خداوند کریم نے بھی اسے تبدیل نہ کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ شریعت محمدی کا کوئی حکم قیامت تک منسوخ نہیں ہوگا۔ اور اس کا ہر حکم جملہ شرائط کے ساتھ اور جملہ شرائط کے مطابق قیامت تک قابل عمل رہے گا

قرآن مجید کے بعد ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت متواترہ اور احادیث صحیحہ کی پابندی اپنے اوپر لازمی اور ضروری سمجھتے ہیں۔ اور اس سے ذرا بھی انحراف کو گناہ سمجھتے ہیں۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام و اہل بیت اطہار کو تعلیمات قرآنی اور اخلاق محمدی کے مطابق ایک اعلیٰ اسوہ سمجھتے ہیں۔ جو شخص ان کے طریق سے منحرف ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے راستہ سے منحرف ہوتا ہے۔

ہم وہی نماز پڑھتے ہیں۔ اور وہی روزے رکھتے ہیں۔ وہی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ وہی حج ادا کرتے ہیں۔ اور اسی قبلہ کو تمام مسلمانوں کا مرکز د امن سمجھتے ہیں۔ جو قرآن مجید، سنت رسول اور احادیث نبوی اور اقوال صحابہؓ سے ثابت ہے۔

ہم خود بھی امت محمدیہ میں شامل ہیں۔ اور سلسلہ احمدیہ کے بانی بھی اسی امت میں شامل تھے۔ وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھتے تھے۔ اور ہم احمدی بھی محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کا کلمہ نہیں پڑھتے جو شخص ایسا نہ کرے وہ ہمارے عقیدے میں قرآنی تعلیم کے خلاف عمل کرنے والا اور اسلام سے انکار کرنے والا ہے۔

ہم ہر کلمہ گو کو امت محمدیہ کا جزو سمجھتے ہیں

ہم ہر اس شخص کو امت محمدیہ کا فرد اور جزو قرار دیتے ہیں جو کلمہ طیبہ پڑھتا ہے۔ اور کعبہ مکرمہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتا ہے۔

ہم تمام بنی نوع انسان کی ہمدردی اور خدمت کو اور خصوصاً تمام مسلمانوں کی ہمدردی اور خدمت کو خواہ وہ کسی ملک میں رہتے ہوں یا کسی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ ہم اس پر ہمیشہ عمل کرتے آئے ہیں۔ اور ہمیشہ عمل کرتے رہیں گے۔ ہماری یہی کوشش رہی ہے کہ سب انسانوں سے عموماً اور تمام مسلمانوں سے خصوصاً خوشگوار اور دوستانہ تعلقات رکھیں۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ ہم آئندہ بھی ایسا ہی کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اور ہر قسم کے فتنے سے بچیں گے اور کوشش کریں گے۔ کہ ہماری کسی غلطی کی وجہ سے طبائع میں اشتعال پیدا نہ ہو۔

جماعت احمدیہ سیاسی جماعت نہیں ہے

ہم سیاسی جماعت نہیں اور من حیث الجماعت سیاست سے بچتے رہنا پسند کرتے ہیں۔ ہم خدا تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ من حیث الجماعت وہ ہمیں ان امور سے بچائے رکھے۔ تاکہ اس دور میں جب کہ عام طور پر دنیا دین کو چھوڑ رہی ہے ہمیں اسلام کی خدمت کی توفیق ملتی رہے۔ اور غیر مسلم اقوام کو اسلام کیطرف لانے کا کام ہم سے سرانجام پاتا رہے۔

حکومت اور ملک کو مضبوط کرنا ہمارا اصول ہے۔

جماعت احمدیہ کا اصول ہے کہ حکومت اور ملک کو مضبوط کیا جائے اور مسلمانوں کے فرقوں میں مودت اور یگانگت پیدا کی جائے . . .

....

....

....

....

....

تحریر و تقریر میں انتہائی نرمی اختیار کی جائے

پس ہم جماعت ہائے احمدیہ اور افراد جماعت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ

(۱) جماعتی جلسوں کو اپنی مساجد یا اپنے ہال یا کرایہ پر لئے ہوئے ہال یا اپنے پرائیویٹ احاطوں یا کرایہ پر لئے ہوئے احاطوں تک محدود رکھیں تاکہ کسی قسم کے اشتعال کا موقعہ پیدا نہ ہو۔

(۲) جہاں پبلک جلسوں کی ضرورت پیش آجائے اور اگر حکام کی طرف سے اجازت کی ضرورت ہو اور اجازت مل جائے۔ تو ایسے جلسوں میں متنازعہ عقائد کو زیر بحث نہ لایا جائے اور کسی ایسے طریق کو روا نہ رکھا جائے رکھا جائے جس کے نتیجہ میں فتنہ اور اشتعال پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ بلکہ تمام مواقع پر تقریر و تحریر میں انتہائی نرمی اور شفقت اختیار کی جائے اور اعلیٰ اخلاق شرافت۔ مروت رواداری اور محبت کے طریق کو مدنظر رکھتے ہوئے خیالات کا اظہار کیا جائے۔

(۳) اس عرصہ میں پاکستان کے اندر مباحثہ اور مناظرہ کے طریق کو بالکل بند کر دیا جائے جماعتہائے احمدیہ اور افراد جماعت اس امر کی پوری احتیاط کریں۔ کہ مسلمانوں کے دیگر فرقوں کیساتھ متنازعہ مسائل پر مباحثہ اور مناظرہ نہ کیا جائے۔ اور تبدیلی عقیدہ کی غرض سے جماعت کی طرف سے کوئی اقدام نہ کیا جائے۔ اسکے یہ معنے ہرگز نہیں کہ جماعت کی طرف سے اخبارات، رسائل اور کتب میں احمدیہ عقائد کی تشریح اور توضیح پر کوئی روک ہو گی۔ یا اعتراضات کا مناسب جواب نہ دیا جائے گا۔ لیکن کوئی غیر احمدی ان کی خریداری یا مطالعہ پر مجبور نہیں اور نہ یہ مراد ہے۔ کہ نجی گفتگو میں سوال کے جواب میں عقائد کی وضاحت سے پرہیز کیا جائے۔

سرکاری ملازم حکومت کی ہدایات کی پوری پابندی کریں

سرکاری افسروں اور ملازمین پر خصوصیت سے ان ہدایات کی پابندی لازم ہے۔ جو حکومت کی طرف سے ان کے متعلق جاری ہوں۔ اور جن امور میں ان پر حکومت کی طرف سے پابندی عائد کی جائے۔ ان کی تعمیل میں سر مو فرق نہ آنا چاہیئے۔ ایمان اور دیانت کا یہی تقاضا ہے کہ جب کوئی شخص حکومت کی ملازمت اختیار کرتا ہے۔ تو ملازمت کا قبول کرنا ہی اس کی طرف سے عہد ہوتا ہے کہ وہ اپنے فرائض کو سرگرمی۔ اخلاص اور دیانت کے ساتھ ادا کرتا رہے گا۔ اور حکومت کی جاری شدہ تمام ہدایات کی پوری پابندی کرے گا۔ اس عہد کی خلاف ورزی اسے حکومت کی طرف سے بھی قابل مواخذہ بناتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے روبرو بھی وہ جوابدہ ہوتا ہے اور اپنے ایمان اور تعلق باللہ کو خطرے میں ڈالتا ہے۔

اللہ تعالےٰ ہمارے ملک کا اور امت محمدیہ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ہمیں اس راستے پر قائم رکھے۔ جو اس کی رضا کا راستہ ہے۔ آمین ؕ

ترسیل زر و دیگر انتظامی امور کے لئے مینیجر کے نام خط و کتابت کریں۔ (مینیجر)

اختلافی مسائل کے حل کا آسان طریق!

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
دے چکے دل اب تنِ خاکی رہا

دل سے ہیں خدامِ ختم المرسلیں
جان و دل اس راہ پر قربان ہے
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم شریعت کے لحاظ سے آخری کتاب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ یعنی آپؐ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت کی پیروی کو ترک کر کے کوئی اور راہ اختیار کرے۔ لیکن ہمارے اس اعتقاد کے باوجود غیر احمدی علماء معصوم اور سادہ لوح مسلمانوں کو ہم سے بدظن کرنے کے لئے اپنے وعظوں میں ہمارے متعلق یہ غلط فہمیاں پھیلاتے رہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا قرآن الگ ہے، حدیث الگ ہے، یہ لوگ حج نہیں کرتے، جہاد کو حرام قرار دیتے ہیں اور قیامت اور حشر و نشر کے منکر ہیں۔ ہم کہتے ہیں یہ الزامات بالکل جھوٹے ہیں اور سچائی سے انہیں دُور کا بھی واسطہ نہیں۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"ہم مسلمان ہیں۔ خدائے وحدہٗ لاشریک ہونے پر ایمان لاتے ہیں۔ اور کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے قائل ہیں۔ اور خدا کی کتاب قرآن اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء ہیں مانتے ہیں اور یوم البعث (قیامت) اور دوزخ اور جنت پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں اور اہل قبلہ ہیں اور جو کچھ خدا اور رسول نے حرام کیا اس کو حرام سمجھتے ہیں اور جو کچھ حلال کیا اس کو حلال قرار دیتے ہیں۔ اور نہ ہم شریعت میں کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہیں اور ایک ذرہ کی کمی بیشی نہیں کرتے۔ اور جو کچھ رسول اللہؐ سے ہمیں پہنچا اس کو قبول کرتے ہیں چاہے ہم اس کو سمجھیں یا اس کے بھید کو نہ سمجھیں اور اس کی حقیقت تک پہنچ نہ سکیں اور ہم اللہ کے فضل سے مومن اور موحد ہیں۔"

(نور الحق حصہ اوّل ص۵)

ہم جانتے ہیں کہ بہت سے متلاشیانِ حق مسلمان حیران ہیں کہ وہ سچائی کو کیسے معلوم کریں آخر ان کے پاس کونسا پیمانہ ہے جس سے انہیں پتہ لگ جائے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے دعاوی میں سچے ہیں۔ یا غیر احمدی علماء جو الزامات ان پر لگا رہے ہیں وہ درست ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کا آسان حل یہ ہے کہ جو لوگ تحقیقات کرنا چاہتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ مقامی احمدیوں سے مل کر اپنے اپنے شہر یا گاؤں میں ایک پرائیویٹ جگہ کا انتظام کریں جہاں فریقین کے دس دس یا پندرہ پندرہ آدمی اپنے اپنے علماء کو لے کر جمع ہو جائیں اور مندرجہ ذیل اختلافی عقائد پر پوری شرح و بسط کے ساتھ فریقین کے دلائل سنیں اور کتابوں کے حوالے دیکھیں۔ ذیل میں ہم احمدیوں اور غیر احمدیوں کے عقائد کو بالمقابل درج کرتے ہیں:-

جماعت احمدیہ کے عقائد	غیر احمدی علماء کے عقائد
(۱) حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اس خاکی جسم کے ساتھ ہرگز آسمان پر زندہ نہیں بلکہ بزبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سو بیس (۱۲۰) برس کی طبعی عمر گذار کر فوت ہو گئے تھے	(۱) حضرت مسیح ناصری علیہ السلام ابھی تینتیس برس کے تھے کہ خدا نے کمرہ کی چھت پھاڑ کر انہیں آسمان پر اٹھا لیا تھا۔ اور وہ دو ہزار سال سے آسمان پر تشریف فرما ہیں اور بہت جلد اس خاکی جسم کے ساتھ ۳۳ سال کی عمر میں ہی واپس تشریف لائیں گے۔
(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپؐ کے بعد صرف ایک انسان ہی نبوت کے بلند مقام کو حاصل کر سکتا ہے جو آپؐ کا امتی ہو یعنی جس نے تمام فیضان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ہی حاصل کیا ہو۔ کسی دوسرے مستقل اور غیر امتی نبی کے لئے اس اُمت میں کوئی جگہ نہیں۔	(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپؐ کے بعد اس امت میں آپؐ کی قوت قدسیہ سے کوئی اُمتی نبوت کے بلند مقام کو حاصل نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس اُمت میں سے دجال پیدا ہوں گے جو جھوٹے طور پر نبوت کا دعویٰ کریں گے اور سچے نبی صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے جن کو نبوت کا مقام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی پیروی سے حاصل ہوا تھا۔ اور پھر وہ اُمت محمدیہ میں آسمان سے نازل ہو کر اس کی اصلاح کریں گے اور وہ بنی اسرائیل کے ایک مستقل نبی تھے۔
(۳) جس مسیح موعود کی آمد کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کے ساتھ وعدہ فرمایا تھا وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) جو کھلے کھلے اور روشن نشانات لیکر تشریف لائے ہیں اور جن کا یہ دعویٰ ہے کہ میں نے یہ مرتبہ اور یہ مقام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور متابعت سے حاصل کیا ہے	(۳) جس مسیح موعود کی آمد کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کے ساتھ وعدہ فرمایا تھا وہ ابھی تک خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے نازل ہوں گے۔ حضرت مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں ہرگز سچے نہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں جھوٹے مدعی نبوت دجال تو پیدا ہو سکتے ہیں مگر آپؐ کی قوت قدسیہ کسی سچے نفس انسان کو پیدا کرنے سے قاصر ہے۔

اور بھی بعض اختلافی مسائل ہیں۔ جیسے مثلاً ناسخ کا عقیدہ کہ غیر احمدی علماء قرآن کریم کی بہت سی آیات کو منسوخ مانتے ہیں۔ اور احمدیوں کے نزدیک سارا قرآن مجید واجب العمل ہے ایک آیت بھی منسوخ نہیں۔ ایسا ہی غیر احمدی مولوی کہتے ہیں کہ جب مہدی معہود آئے گا تو تلوار کے زور سے کافروں کو زبردستی مسلمان کرے گا۔

مگر احمدی اس عقیدہ کو قرآنی حکم لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ یعنی "دین میں جبر نہیں" کے خلاف سمجھتے ہیں۔ لیکن مشہور اختلاف یہی ہیں جن کا اُوپر ذکر کیا گیا ہے۔ ان مسائل پر تبادلۂ خیالات کے وقت فریقین کے علماء کا فرض ہوگا کہ وہ جو حوالہ قرآن کریم یا احادیث صحیحہ یا اقوالِ بزرگان سے پیش کریں۔ اصل کتاب نکال کر پڑھیں۔ اور حاضرین میں سے جو دوست اصل حوالہ کو دیکھ کر اپنی تسلی کرنا چاہیں اُنہیں ایسا کرنے کا پورا پورا حق ہوگا۔ ایسا ہی جو دوست کسی بات کی وضاحت چاہے وہ تبادلۂ خیالات کے بعد اسی مجلس میں زیر بحث آنے والی بات کی وضاحت کروا سکے گا۔

ہم معزز مسلمانوں کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ اگر وہ مندرجۂ بالا طریق پر گفتگو کروانے کے لئے اپنے علماء کو تیار کر سکیں تو اپنے شہر کی احمدی جماعت کو صورتِ حال سے مطلع فرما دیں۔ ہم ان شاء اللہ ہر وقت اُن کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے تیار ہیں۔

وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلَاغ

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

"نگران تبلیغ"

ہندوستان کے مختلف اکناف میں فریضۂ تبلیغ سرانجام دینے کے لئے مبلغین کرام کو علاقہ وار منظم کیا گیا ہے۔ اور ہر علاقہ کے جونیئر مبلغین پر ایک سینیئر مبلغ بطور "نگران تبلیغ" کام کر رہے ہیں۔

اس لئے تمام جونیئر مبلغین کو اس بات کی ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنی جملہ تبلیغی رپورٹیں اور مسائل اپنے نگران کے توسط سے دفتر مرکزی میں بھیجیں اور اپنے مرکز تبلیغ سے ہر قسم کا سفر انہیں کی اجازت و ہدایت سے کریں۔

اسی طرح دوسرے احمدی حضرات سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے علاقہ کے مبلغین سے زیادہ سے زیادہ تعاون کر کے تبلیغی امور میں پورا استفادہ کریں۔

سہولت کی خاطر علاقہ وار "نگران تبلیغ" حضرات کے اسماء ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

نگران تبلیغ	نام علاقہ
۱- مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مقیم کلکتہ	بنگال و اڑیسہ
۲- مولوی سمیع اللہ صاحب مقیم موسیٰ بنی مائینز	بہار
۳- مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مقیم دہلی	صوبہ دہلی - یو- پی سی- پی
۴- حکیم مولوی محمد الدین صاحب مقیم حیدرآباد دکن	ریاست حیدرآباد دکن
۵- مولانا محمد نذیر اللہ صاحب فاضل مالابار	مدراس - ملابار کوچین
۶- مولوی شریف احمد صاحب فاضل امینی مقیم بمبئی	صوبہ بمبئی

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

عکس محمد صلے اللہ علیہ وسلم

از مکرم حکیم غلام نبی صاحب کولگام کشمیر

صبغۃ اللہ والی آیت میں تو ان کو خدائی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ آنحضرت صلعم اس آیت کی زندہ تفسیر تھے۔ آپ مومنین کے لئے نمونہ تھے۔ خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے آپ کی پیروی اور اتباع اکسیر کا حکم رکھتی ہے ہزاروں عاشقان محمد صلعم نے آپ کے نمونہ کو اپنے لئے مشعل راہ بنا کر درگاہِ الٰہی میں باریابی حاصل کی۔ اور اپنی اپنی سعی و عمل کے مطابق سعادت خوشنودی حاصل کی۔ مومنین کو خدائی ارشاد ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق سے رنگین ہو کر اپنے آپ کو کھودیں شمس محمدی سے آفتاب ذرہ کرکے اظلال ہو کر اس دنیا کو جگمگا دیں۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ

ھذا وجود جدی محمد لا وجود عبد القادر۔ کہ یہ وجود میرے نانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے عبدالقادر کا نہیں۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ آپ کا وجود بہر حال ایک علیحدہ وجود تھا۔ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق تھے۔ آپ کی محبت میں اس قدر غرق تھے۔ کہ اپنے آپ کو بھول گئے اور اپنا آپ ان کو محمد صلعم ہی نظر آیا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ آپ آنحضرت صلعم کے روحانی رنگ میں عکس تھے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر آشوب زمانہ کی خبر دیتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ

لایبقیٰ من الاسلام الا اسمہ و لا یبقیٰ من القرآن الا رسمہ کہ اس زمانہ میں اسلام صرف نام کا اور قرآن بطور رسم رہ جائے گا۔ حقیقی عرفان اور علم دنیا سے اٹھ جائے گی۔ کشتی اسلام کے ناخداؤں کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضور نے فرمایا ہے۔ کہ علماء ھم شر من تحت ادیم السماء کہ عالم تو سب سے بدترین ہوں گے جن کا کام فتنہ پردازی اور شکم پروری ہوگا۔ تبھی تو موجودہ زمانہ میں عکس محمد صلعم کہلانا انتہائی جرم ہے۔ اور کافروں کی لسٹ میں نام درج کرانے کے لئے کامل سرٹیفکیٹ ہے۔ آنحضرت صلعم کا عکس ہونا اور کہلانا ان کے نزدیک دجالی صفت ہے۔ (نعوذ باللہ) اگر کوئی بر عکس کہلائے تو ان کی مسخ شدہ روح حرکت میں ہرگز نہ آئیگی بھائیو! جائے غور ہے۔ اگر رسول پاک کا امتی آپ کی ہر حرکت اور آپ کے ہر فعل کا پورا پورا متبع ہو کر آپکا عکس کہلائے تو اس میں کون سی ہتک کی بات ہے۔ جب حضرت سید عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ بوجہ روحانی قرب کے اپنے وجود کو رسول پاک کا وجود قرار دیتے ہیں۔ تو حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کے لئے آنحضرت صلعم کا ظل۔ بروز کہلانا کیونکر ناجائز ہے۔ جب کہ آپ نے کامل رنگ میں حضور صلعم کا تتبع کیا ہے۔ جب اخلاقی اور عملی لحاظ سے آپ نے سابقہ ریکارڈ مات کر دیا۔ جس کا اقرار دشمنان حق علماء سو بھی کر چکے ہیں۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں جہاں نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ ساتھ ہی اس حصول انعام کو دامن محمد صلعم کی وابستگی کا نتیجہ ظاہر فرمایا ہے۔ اگر رسول پاک صلعم کی پیروی کے نتیجہ میں کوئی بڑے سے بڑے انعام اور درجہ کا دعویٰ کرے تو کیا وہ آنحضرت صلعم کی ہتک ہے۔ بریں عقل و دانش بباید گریست۔ آپ فرماتے ہیں۔

"میں نبی اور رسول ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔ (نزول المسیح صفحہ ۳ حاشیہ)

گویا اپنا کچھ بھی نہیں جو ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ہے۔ جیسا کہ آپ ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

این چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحر کمال محمد است

حضور فرماتے ہیں:۔

"یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے گویا کہ میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا۔ اور جس کے یہ معنے ہیں کہ میں اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن مجید کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا۔ اور اپنا علیحدہ قبلہ اور علیحدہ کلمہ بناتا ہوں۔ اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں۔ اور آنحضرت صلعم کی اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ یہ الزام میرے پر صحیح نہیں بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے۔"

(خط اخبار عام ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء)

اب وہ کون سا شبہ ہے جو باقی رہتا ہے حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی تھے۔ اور آپ رسول پاک صلعم کے کامل بروز تھے۔ آپ نے جرأت۔ بہادری۔ رحم و کرم۔ جود و سخا۔ علم و عمل کے لحاظ سے بھی آنحضرت صلعم کا کامل عکس ہونا ثابت فرمایا۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ظل اور عکس ہونا ان تکفیر کے علمبرداروں کے نزدیک جرم ہے۔ تو ہم دست بدعا ہیں۔ کہ خدا ان کو ہدایت دے کر راہ راست پر لائے تا یہ اسلام کی برتری اور بڑائی کا دعویٰ کرتے ہوئے اس کو نقصان پہنچانے کا باعث نہ ہوں۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

قاہرہ ۲۵ر جون۔ جنرل نجیب مسٹر نہرو اور مصر اور برطانیہ کی گفت و شنید میں حصہ لینے والے مصری افسران کی کانفرنس مسئلہ نہر سویز پر مذاکرات کے لئے ہوئی۔ جنرل نجیب کی دعوت پر مسٹر نہرو کل صبح سردار پانیکر سفیر ہند کے ساتھ کشتی کے ذریعہ ڈیلیا برج میں پہنچے۔ اس کانفرنس میں میجر صالح سلیم۔ لفٹننٹ کرنل جمال عبدالنصر اور وزیر خارجہ مصر محمود فوزی شریک تھے۔

معلوم ہوا ہے کہ مصر کی انقلابی کونسل نے ان مذاکرات کی ایک تفصیلی رپورٹ تیار کی تھی۔ جو پچھلے دنوں نہر سویز کے متعلق برطانیہ سے ہوئے تاکہ مسٹر نہرو مصر کے نقطۂ نگاہ کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر نہرو اور بحث کے لئے ایک فارمولا معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور فضا کو سازگار اور خوشگوار بنانا چاہتے ہیں۔ تاکہ مذاکرات از سر نو شروع ہو سکیں۔

لیکن بعض مبصرین کی رائے ہے کہ ابھی مذاکرات کا موزوں وقت نہیں آیا۔ مصریوں کا نقطۂ نگاہ یہ ہے۔ کہ مصر کے مطالبات منظور کر لینے میں خود برطانیہ کو فائدہ ہے اور مسئلہ نہر سویز کا تسلی بخش حل مشرق وسطیٰ کے استحکام کے لئے ضروری ہے۔

مسئلہ سوڈان کے متعلق اختلافات دور ہو گئے ہیں۔ صدر سوڈان کے انتخابی کمیشن کے صدر مسٹر سکارسین کے خلاف سوڈان کے نیشنلسٹوں نے یہ الزام عائد کیا تھا کہ وہ غیر ملکی اثر کے تحت کام کر رہے ہیں حکومت مصر نے بھی اس کی تائید کی تھی لیکن گفت و شنید سے معلوم ہوا کہ یہ الزامات محض غلط فہمی کا نتیجہ تھے۔ شام کے وقت جنرل نجیب نے مسٹر نہرو کے اعزاز میں قصر عابدین میں دعوت دی۔

ایک اعلےٰ مصری افسر نے بیان کیا کہ پاکستان اور ہندوستان دونوں مصر کے دوست اور خیر خواہ ہیں لیکن ان کی خیر سگالی اور مصالحت کی کوششوں کے باوجود یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ مسئلہ نہر سویز کا فیصلہ جلد ہو سکے گا۔ بہرحال برطانوی ملوکیت کے خلاف ہندوستان اور پاکستان نے جو کامیاب جدوجہد کی ہے اس کے لئے کوئی مصری اس کو فراموش نہیں کر سکتے مصر کو بیرونی حملہ آوروں کے اخراج کے لئے اپنی ہی طاقت سے کام لینا پڑے گا۔ غاصب طاقت خود ہی مصر سے چلی جائے گی۔ جب وہ یہ سمجھے گی کہ مصر میں اس کی پوزیشن غیر محفوظ ہے۔ اور نہر سویز میں اس کی فوج کی موجودگی اس کے مفاد کے خلاف ہے۔

کراچی ۲۵ر جون۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ سال ختم ہونے سے قبل حل ہو جائے گا۔ انہوں نے یہ الفاظ کل وزیر خارجہ سے جہاں وہ جشن تاجپوشی اور دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے تھے۔ واپس پہنچنے کے بعد ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے کہے۔ جب مسٹر محمد علی سے پوچھا گیا کہ کیا انہوں نے لندن میں مسٹر نہرو کو قضیہ کشمیر کے سوال پر گفتگو کی تو انہوں نے جواب دیا "جی نہیں"۔

آگے چل کر آپ نے کہا کہ وزیر اعظم ہندوستان سے میری کوئی تفصیلی بات چیت نہیں ہوئی۔ بلکہ ہم نے صرف ابتدائی باتوں پر تبادلۂ خیالات کیا۔ البتہ ہم اتنی غیر رسمی بات چیت کے دوران میں ہندو پاکستان کے بڑے نزاعی مسئلوں کا جائزہ لیا۔ مجھے توقع ہے کہ ان سب مسائل کے بارے میں سمجھوتہ ہو جائے گا۔ گفتگو کے بعد میں محسوس کرتا ہوں کہ سمجھوتہ کی امید پیدا ہو گئی ہے۔

آپ نے بتایا کہ ایک ماہ کے اندر اندر مسٹر نہرو کراچی آئیں گے اور اس وقت ان سے ان تمام نزاعی مسائل پر بات چیت ہوگی لیکن آپ نے ان کی آمد کی کوئی تاریخ نہیں بتائی اپنے دورہ قاہرہ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر محمد علی نے کہا کہ جنرل نجیب سے بات چیت کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ برطانیہ اور مصر کے نظریات کے درمیان اختلافات ایسے نہیں ہیں کہ مفاہمت نہ ہو سکے لیکن آپ نے اس توقع کا اظہار نہیں کیا کہ جلد ہی برطانیہ اور مصر کے درمیان پھر بات چیت شروع ہو سکے گی۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ جنرل نجیب نے پاکستان آنے کی دعوت منظور کر لی ہے۔ اور توقع ہے کہ وہ آئندہ موسم سرما میں پاکستان آئیں گے۔

آپ نے دورہ یورپ کے اثرات بیان کرتے ہوئے مسٹر محمد علی نے کہا کہ وہاں سب لوگ عالمی امن کے سلسلے میں پر امید نظر آتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ برطانیہ پاکستان کو اپنے مسائل کو حل کرنے میں مدد دینے کے لئے تیار ہے۔

صوابی۔ اگرچہ ان کے خیال میں ڈاکٹر خان صاحب کے اقدام سے عوامی دوستی کی کوششوں میں ایک رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ مسٹر محمد علی نے کہا کہ میں نے اپنے حالیہ دورہ میں لندن کے عوام کو پاکستان کے ساتھ باقی ہمدرد پایا۔

امام الزمان کی بیعت کرنا ایمانیات میں سے ہے!

خواب غفلت چھوڑ اے مستِ شبابِ زندگی
زندگی پر آگیا ہے انقلابِ زندگی (خورشید)

(ٹریکٹ)

رب العالمین ابتدائے آفرینش سے اپنی مخلوق کی جسمانی اور روحانی ربوبیت کرتا چلا آیا ہے۔ چنانچہ اس نے ازل سے ابد تک کے لئے جسمانی ربوبیت کے پیش نظر دنیاوی نظام (یعنی نیچر) قائم کیا۔ اور روحانی ربوبیت کے لئے انسانوں کی خاطر سلسلہ انبیاء و رسل جاری فرمایا۔

نسل انسانی جب بھی اللہ تعالیٰ کی محبت سے روگردان اور غیر اللہ کی الفت میں اسیر ہوئی یا دہریت غالب ہوئی تو اللہ تعالیٰ روحانی ربوبیت کے اصول کے ماتحت انہی میں سے ایک انسان کو منتخب فرما کر ان کے لئے ہادی اور مصلح بناتا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہمیشہ سے جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گی۔ چنانچہ یہ سلسلہ حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہو کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا۔ مجددینِ اُمتِ محمدیہ اسی سلسلہ کی زنجیر کی کڑیاں ہیں۔ ان تمام کا مقصد توحید کا قیام اور اللہ تعالیٰ کی سچی محبت دلوں میں پیدا کرنا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نبیوں۔ رسولوں۔ اوتاروں۔ مجددوں اور ریفارمروں کا ہمیشہ یہی مقصد رہا ہے اور رہتا رہے گا۔ اسی ذریعہ سے خالق و مخلوق عبد و معبود کا رشتہ استوار ہوا کرتا ہے۔

گوہر مقصود (یعنی رضا ءالٰہی) کے حصول کے لئے رب العالمین اپنے رسول کے ذریعہ اپنے بندوں سے یوں خطاب فرماتا ہے۔

ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم ۝ قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکفرین۔ (آل عمران ع ۴)

"اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو۔ یا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے تو میری (محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر زماں) کی پیروی کرو خدائے بخشندہ تمہارے گناہ و معاصی سے درگذر فرمائے گا اگر تم نے اس کے رسول کی اتباع نہ کی تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو پسند نہیں کرتا اور نہ ہی ان سے محبت کرتا ہے۔ اہلِ شہر سے اصول "پر لاکھوں بندگانِ خدا نے عمل کر کے مقصد حقیقی کو پالیا۔

جس طرح نظام دنیوی یعنی نیچر جسمانی اور مادی ربوبیت کا واحد ذریعہ ہے۔ اسی طرح سے روحانی ربوبیت اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں رسولوں اور ریفارمروں کے ذریعہ ہی کرتا ہے ذرا اس میں غور کریں۔ فطرتاً دوست کے دشمن سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور اپنے دوست کے دوست سے محبت و الفت یہ کبھی نہیں ہوتا کہ اپنے دوست سے تو محبت و الفت ہو۔ مگر اس کے دوست سے نفرت و دشمنی ہو۔ بعینہٖ یہ بات بھی ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تو محبت ہو مگر اس کے مبعوث کردہ انبیاء و مرسلین اور ریفارمر یعنی امام وقت سے نفرت و دشمنی ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اس سے محبت نہیں کرتا جو اس کے مقرر کردہ امام وقت سے محبت اور اتباع کا تعلق نہیں رکھتا۔

ادنیٰ تدبر سے معلوم ہوتا ہے کہ امام وقت کی بیعت کرنا ایمانیات میں سے ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں تاکیداً فرمایا ہے۔ من لم یعرف امام زمانہٖ فقد مات میتۃ جاھلیۃ (ابوداؤد)

من مات بغیر امام مات میتۃ الجاھلیۃ ومن نزع یدہٗ من طاعۃ جاء یوم القیٰمۃ لا حجۃ لہٗ (رواہ ابوداؤد والطیالسی فی مسندہ کنزل العمال جلد ۲ صفحہ ۲)

من مات ولیس فی عنقہٖ بیعۃ مات میتۃ جاھلیۃ۔ رواہ مسلم (مشکوٰۃ کتاب الامارہ) ایسی متعدد احادیث تغیر الفاظ بینی صفحہ ۶۸ و صفحہ ۱۹ ابو داؤد۔ بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ میں مذکور ہیں سب کا خلاصہ و مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا اور اس کی بیعت نہ کی۔ وہ جب بھی مرے گا جاہلیت کی موت مرے گا۔ پس حضور انور کا یہ فرمان جو اہمیت رکھتا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے کہ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (النساء ع ۱۱) کہ جس نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کامل اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اس حکم خداوندی کے پیش نظر آنحضرت کے مندرجہ بالا تاکیدی فرمان کی اتباع لازمی ہو جاتی ہے کیونکہ وقت کا ہادی انسانوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان واسطہ ہوتا ہے۔ امام الزمان کو قبول کرنا صرف اسی لئے ہی ضروری نہیں کہ اس دنیا کی زندگی اس امر سے وابستہ ہے۔ بلکہ عقبیٰ کی ختم نہ ہونے والی زندگی کا انحصار بھی اسی امر پر ہے۔ موجودہ گمراہی اور دہریت کے زمانہ میں جس کی بے دینی اور لامذہبیت کی نظیر گذشتہ زمانوں میں نہیں ملتی۔ ایک "مصلح ربانی" نے اللہ تعالیٰ کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہو کر اہلِ دنیا کو فرمایا۔ کہ

"اب بالآخر سوال یہ رہ جاتا ہے کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے؟ جس کی پیروی عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا کی طرف سے "فرض" قرار دی گئی ہے۔ سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور عنایت سے امام الزمان میں ہوں اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے تمام علامتیں اور شرطیں جمع کی ہیں اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا۔ (ضرورت الامام صفحہ ۲۴ تصنیف حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی زمانہ کے تقاضہ کے عین مطابق روحانی ربوبیت کے لئے خدا تعالیٰ کے راستبازوں کی پیشگوئیوں کے مطابق تشریف لائے ہیں۔ ان کی اتباع کرنا اس زمانہ کے انسانوں کے لئے جزو ایمان ہے۔ اگر اس زمانہ کے امام کو جس کی سچائی کے لئے جملہ مذاہب کے اوتاروں رشیوں۔ منیوں۔ نبیوں اور بزرگوں کی پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں سچا تسلیم نہ کیا جائے۔ تو یہ سارے پیشگوئیاں کرنے والے جھوٹے اور لغو ثابت ہوتے ہیں (نعوذ باللہ) کیونکہ انہوں نے جو پیشگوئیاں اس زمانہ کے ہادی کے لئے کی تھیں وہ سچی نہ نکلیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ نبی جھوٹا نہیں ہوتا۔ تو اس طرح گذشتہ تمام انبیاء (علیہم) کی صداقت پر دھبہ لگتا ہے پس ضروری ہے کہ گذشتہ تمام راستبازوں کو عملی طور پر سچا ثابت کرنے کے لئے (جیسا کہ وہ فی الحقیقت ہیں) چودھویں صدی کے امام اور ہادی کو قبول کیا جائے تا منشاء الٰہی پورا ہو اور انسانی زندگی کا اصل مقصود ہے حاصل ہو۔

اس صدی کے ہادی کو قبول کرنے کی تاکید رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث مجددین میں یوں فرمائی ہے۔

ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ (ابو داؤد جلد ۲ کتاب الفتن)

اب چودھویں صدی میں انصافاً بتایا جائے کہ سوائے حضرت مرزا صاحب قادیانی کے اور کون دعوے دار موجود ہے؟

پھر خاص طور پر حضرت مسیح موعود پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار دو جہاں نے سلام بھیجا ہے

عن ابی ھریرۃ قال .... رانہٗ سیخرج فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر ویؤمن بہٖ عن ادرکہٗ منکم فیقرأ بہ منی السلام (رواہ ابن شیبہ (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۰)

کہ مسیح موعود ظہور فرمائیں گے اور خنزیر قتل کریں گے جو کوئی تم میں سے اسے پائے اس پر ایمان لائے اور میرا سلام اسے کہے"۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کتنا تاکیدی حکم ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فرمان کو قبول کرنے کا بیّن اور واضح طور پر حکم فرمایا ہے

ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا (حشر ع ۱)

کہ جو کچھ تمہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قبول کرنے کا حکم فرمائیں وہ قبول کرو جس سے منع فرمائیں اس سے رک جاؤ پس شہنشاہِ دو جہاں کا یہ سلام حضرت امام مہدی تک پہنچانا ہمارے لئے ضروری ہے۔

سچا مومن ایسا کوئی بھی نہیں ہو سکتا جو اسے سلام نہ کہے جسے ہمارے آقا خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا ہو "مسیح موعود" سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم اور امتی ہے جس کی ساری عمر "عشق محمد" صلی اللہ علیہ وسلم میں بسر ہوئی جسے حضور نے خسوف و کسوف میں ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان و تنکسف الشمس فی النصف منہ (دار قطنی صفحہ ۱۸۸) فرماتے ہوئے بڑے پیار سے "ہمارا مہدی" کہا ہے یعنی فرمایا کہ جب سے زمین آسمان قائم ہوئے ہیں سوائے "ہمارے مہدی" کی صداقت کے یہ دو نشان کسی کی صداقت کے لئے ظاہر ہوئے نہ ہوں گے۔ چاند گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات اور سورج گرہن کے ایام میں سے درمیانے دن کو گرہن ہوگا۔ چنانچہ یہ دونوں نیّر سنہ ۱۸۹۴ء مطابق سنہ ۱۳۱۱ھ بماہ رمضان مقررہ تاریخوں میں امام مہدی کی صداقت کی روشنی میں تاریک ہو کر زبانِ حال سے گواہی دے چکے ہیں۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام سیدنا حضرت محمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقرر فرمودہ امیر ہیں جو چودھویں صدی کے مجدد اور ہادی ہیں۔ امیر کی اطاعت کا حضور انور نے تاکید حکم فرمایا ہے۔

عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ علیہ وسلم

ان؟ قال من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن اطاع امیری فقد اطاعنی ومن عصی امیری فقد عصانی۔" (صحیح مسلم)

جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ نافرمانی ایک گندی موت ہے جو جہنم تک پہنچاتی ہے۔ اللّٰھم احفظنا۔ اس موعود کل ادیان کو قبول کرنے کے متعلق نبی پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ آل محمد کو تمکنت بخشنے والے وجود کے لئے یوں فرمایا "وجب علی کل مومن نصرہ او قال اجابتہ" (ابوداؤد، جزء ... صفحہ ۲۰۸ و صفحہ ۲۰۹ مطبوعہ مصر)

یعنی ہر ایک مومن پر اس کی مدد کرنا واجب ہے (یا یہ فرمایا) اس کو قبول کرنا فرض ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری حق پرکاش صفحہ ۹۹ پر لکھتے ہیں کہ:-

"کون نہیں جانتا کہ ڈپٹی کمشنر جو ایک ادنیٰ نائب السلطنت ہے کوئی عہد پیمان کرے یا بغاوت کرے وہ بعینہٖ سلطنت اور والیٔ سلطنت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران ع ۱۸ میں ضرورت اور صداقت رُسل کے بعد فامنوا باللہ ورسلہ یعنی ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر فرما کر بالکل واضح کر دیا ہے کہ رسولوں اور پیغامبروں پر ایمان لانا نہایت ضروری ہے۔"

پس جو شخص خدا اور اسکے رسول کے تاکیدی فرمان کے مطابق موجودہ زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کوئی عہد و پیمان کرتا ہے یا بغاوت کرتا ہے۔ وہ بعینہٖ سلطنت یعنی شریعت محمدیہ سے اور والیٔ سلطنت یعنی اللہ تعالیٰ سے عہد و پیمان کرتا ہے۔ یا بغاوت کرنے والا ہے۔ فتدبروا

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یوں مخاطب فرمایا:-

"جس سے تو بہت پیار کرتا ہے میں اس سے بہت پیار کروں گا اور جس سے تو ناراض ہے میں اس سے ناراض ہوں گا"
(تذکرہ صفحہ ۵۴۲)

اور پھر الہام ہُوا۔
"کوئی درباری میرے حلقہ اطاعت سے گذرنے نہ پائے" فرمایا جو شخص خدا سے تعلق رکھنے والا ہے .... اس کا تعلق قائم نہیں رہ سکتا جب تک مجھے نہ قبول کرے (تذکرہ صفحہ ۶۶۵)

پھر فرمایا۔ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (تذکرہ صفحہ ۲۴۲)

لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا تعالیٰ بھی تم سے محبت رکھے (تذکرہ صفحہ ۲۴۳)

حق بات یہی ہے کہ جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرتا ہے۔ وہی خدا کا دوست ہے اور وہی مقرب الٰہی بن سکتا ہے۔ ویسے تو ہر ایک انسان خواہ مسلم ہو خواہ غیر مسلم بزعم خویش کامل الایمان ہونے کا مدعی ہے۔ مگر اصولاً ایک نبی کا انکار تمام انبیاء کے انکار کو مستلزم کرتا ہے۔ بظاہر ایمان لا چکنے والوں کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم (الحجرات)

کہ عوام مومن ہونے کے مدعی ہیں حالانکہ ان کا ایمان سطحی ہے۔ ان کے قلوب ایمان کی حقیقت سے خالی ہیں۔ پس جب بظاہر ہادیٔ وقت کو قبول کرنے کے باوجود یہ حال ہے۔ تو پھر امام الزمان کے انکار کرنے اور رد کرنے والوں کا کیا حال ہوگا؟ فتدبروا یا اولی الالباب

اے عقلمندو! یہ روحانی انقلابات روز روز نمودار نہیں ہُوا کرتے اس روحانی سلسلہ پر تدبر کرو سینکڑوں اور ہزاروں سالوں کے بعد ایسی عظیم الشان ہستیاں ظہور فرماتی ہیں آج سینکڑوں سالوں کے بعد دنیا کی ترستی ہوئی آنکھ نے ایک اللہ تعالیٰ کے پیغامبر کا نورانی چہرہ دیکھا ؎

بعد صدیوں کے ہوا پھر انقلاب زندگی
پھر کھلے فضل خدا سے جا بجا باب زندگی
(خورشید)

اک زماں کے بعد آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار
(المسیح موعود)

آؤ اے خدا تعالیٰ کے ماننے والو! اس مرد خدا کی آواز پر کان دھرو جو کہتا ہے ؎

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار
میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار
صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار
(المسیح موعود)

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ آپ کے ذریعہ پھر دنیا م کو عدل اور انصاف سے بھر دے۔ اس کی توحید دنیا پر غالب آجائے۔ دنیا میں اتفاق۔ اتحاد و صلح و محبت قائم ہو جائے جو لوگ آپ پر ایمان لاتے خدا تعالیٰ ان کو نور بخشتا ہے ان کی دعائیں سنتا ہے اور ان کو عزت بخشتا ہے وہ اپنی زندگی کے اصل مقصد کو پا لیتے ہیں آپ کو چاہئے آپ ان کی تعلیم کو پڑھیں۔ غور و خوض کریں۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں کریں۔ ان کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ کے مقرب بن جائیں۔ تا آپ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کی زندہ تصویر ہو جائیں اللہ تعالیٰ آپکو حق و صداقت قبول کرنیکی توفیق عطا فرمائے آمین

محمد رشید احمد احمدی مبلغ سلسلہ احمدیہ شوپیاں ضلع پیولی

جماعت احمدیہ حیدرآباد میں ماہِ صیام اور عید الفطر

از جناب سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن

جماعت احمدیہ حیدرآباد کی جانب سے رمضان المبارک و عید الفطر کے مواقع پر جو مصروفیات رہیں اُس کا اجمالی نقشہ درج ذیل ہے۔

شہر حیدرآباد کے وسیع رقبہ پر مشتمل ہونے کی وجہ سے حسب الحکم امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی (مصلح موعود) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دو جگہ جمعہ کا انتظام ہے۔ اس لئے ان میں کی ایک قدیم جگہ احمدیہ لیکچر ہال واقع کٹہ تالاب میر جملہ میں مولوی فضل الدین صاحب مبلغ و صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام رمضان المبارک میں روزانہ باقاعدہ نماز تراویح پڑھاتے رہے اور دوسری جگہ احمدیہ جوبلی ہال متصل چمن افضل گنج میں مولوی حکیم محمد الدین صاحب مبلغ مرکز بہ پابندی کے ساتھ تراویح پڑھاتے رہے۔ اس کے علاوہ ترپ بازار میں ثانی جناب نواب اکبر یار جنگ بہادر کے بنگلہ پر اور محلہ غازی بنڈہ میں میرے باغ احمدیہ گلشن میں اور محلہ سعیدہ آباد میں مولوی مومن حسین صاحب کے فرودگاہ پر نماز تراویح کا انتظام رہا۔

مولوی حکیم محمد الدین صاحب ایام رمضان میں روزانہ ۳ سے ۵ بجے شام تک درس القرآن دیتے رہے۔ الحمد للہ کہ جماعت کے معتدبہ حصہ نے ان انتظامات سے فائدہ اٹھایا۔ قدیم احمدیہ لیکچر ہال میں زیادہ احباب نے شرکت کی۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین نے یہاں نماز جمعہ پڑھا کر اس کو زیادہ بابرکت بنا دیا۔ پند و نصائح و درس القرآن سے مستفید ہوتے رہے۔ حضرت امیر المومنین وابنائے فارس و مبلغین سلسلہ و درویشان قادیان و احمدیت و اسلام کی ترقی اور امن و امان کے قیام کے لئے خوب دعائیں ہوتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

رمضان المبارک میں پانچ جمعے واقع ہوئے اور ہر جمعہ کو خاص طور پر احباب نے تسبیح و تہلیل و تلاوت قرآن مجید و دعاؤں میں اہتمام کے ساتھ گذارا۔ ۲۹ رمضان المبارک جمعہ کے روز جماعت کا ایک حصہ شام کے ۵ بجے سے مغرب تک قدیم جگہ احمدیہ لیکچر ہال میں جمع رہا۔ تاکہ ہر سال رمضان کی آخری تاریخ آخری وقت حضرت امیر المومنین اپنے مستقر پر جو ایک اجتماعی دعا فرماتے ہیں اُس میں ہم بھی اپنے ہاتھ اٹھا دیں۔ اور یوں جماعت اپنے امام کی دعا میں شریک ہو کر بارگاہ وحید میں فائز المرام ہو جائے اس کے ماسوا ایام قدیم سے یہ دستور ہے کہ میں اپنی جانب سے رمضان المبارک کے آخر میں ایک دعوتِ طعام دیا کرتا ہوں۔ اور ایک جلسہ منعقد کر کے لیلۃ القدر کی حقیقت کے متعلق احمدی نقطۂ نظر سے عوام کو واقف کراتا ہوں چنانچہ اس سال بھی افطار و دعوتِ طعام کا انتظام رہا۔

اس جلسہ میں مولوی حکیم محمد الدین صاحب مبلغ سلسلہ و مولوی عبد القادر صاحب صدیقی و مولوی فضل الدین صاحب مبلغ سلسلہ روزہ کی برکات۔ دعا کی حقیقت اور لیلۃ القدر کی اہمیت۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتابوں میں بیان فرمائی ہے عام فہم پیرایہ میں بیان کی۔ ازاں بعد عاجز نے اپنی صدارتی تقریر میں اس جلسہ کی غرض و غایت پر تبصرہ کرتے ہوئے جلسہ ختم کیا۔ اور افطار سے ۱۵-۲۰ منٹ قبل کامل خشوع و خضوع سے دعا کا سلسلہ جاری رکھا۔

دوسرے روز عید الفطر۔ ۸ بجے صبح بمقام احمدیہ جوبلی ہال منائی گئی۔ احباب سے ہال کھچا کھچ بھر گیا تھا۔ احمدی بہنوں نے بھی کثرت سے شرکت کی۔ الحمد للہ۔

بہرحال عید تزک و احتشام سے سرانجام پائی۔ میں نے خطبہ عید میں دوستوں کو تقویٰ و طہارت میں ترقی اور دلوں کی صفائی اور خدمات دینی میں منہمک رہنے کی تلقین کی۔ اب آخر میں بزرگان ملت اور بالخصوص مرکز مقدس کے بزرگ و اہل بیت کرام و اصحاب عظام و نیز بزرگان و درویشان قادیان کی خدمات میں عید مبارک کا تحفہ پیش کرتے ہوئے اپنے اور جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کے لئے دعا خیر کا خواستگار ہوں۔

وصیّتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر ہذا میں اطلاع دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ)

۱۳۱۵۶- مکرم عبدالسلام ولد اسمٰعیل خان قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈگری گھمناں ڈاکخانہ جودھالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۵ ۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت تبغہ میں کوئی نہیں میں مہاجر ہوں میرا اصلی گاؤں بگول ہے۔ میری اصل جائیداد بگول میں اندازاً ۲۰ گھماؤں ہے اور چھ مکان رہائشی اور ایک حویلی جن میں سے میں ۱/۲ حصہ کا مالک ہوں۔ نیز محلہ دارالسعة قادیان میں مکان جو کہ میرے چچیرے بھائی مولوی ناصرالدین عبداللہ کی ملکیت تھا۔ ان کے لاولد فوت ہو جانے سے میں ۱/۲ حصہ کا مالک ہوں۔ ڈگری میں ۹ گھماؤں اراضی مجھے الاٹ ہوئی ہے۔ جو میں کسی سے نصف حصہ پر کاشت کراتا ہوں۔ جس کی آمدنی پندرہ سولہ من پختہ ہو جاتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد عبدالسلام موصی بقلم خود نمبردار موضع ڈگر گھمناں گواہ شد علی محمد موصی صحابی گکھانوالی۔ گواہ شد رحمت علی نمبردار ڈگری گھمناں۔

۱۳۱۶۰- مکرمہ حبیب فاطمہ زوجہ عبدالسلام صاحب قوم راجپوت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈگری گھمناں ڈاکخانہ جودھالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۵ ۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر یکصد روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ حبیب فاطمہ موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد عبدالسلام نمبردار خاوند موصیہ۔ گواہ شد علی محمد موصی اصحابی گکھانوالی۔

۱۳۵۱۹- مکرم عبداللہ ولد چوہدری کھولا صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۹ رتن ڈاکخانہ عباس پور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵۲ ۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں موضع بھمبیاں ضلع ہوشیارپور کا مہاجر ہوں۔ یہاں مجھے تین کنال زمین چک ۸۹ رتن میں الاٹ ہوئی ہے۔ جس کے علاوہ میں نے چوہدری عبدالوہاب صاحب ولد قادر بخش صاحب کے ساتھ مل کر مبلغ چھ سو پانچ روپے میں ایک دکان قرض حسنہ کے طور پر دوسرے احمدی بھائی سے لی ہے۔ جس کا نصف ۸/۳۰۸ بطور قرضہ میرے ذمہ ہے موجودہ وقت میں مجھے جو کچھ آمد الاٹ شدہ زمین سے ہوگی اس کا دسواں حصہ فصلانہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اسی طرح دکان کی آمد کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل کرتا رہوں گا میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی العبد عبداللہ موصی بقلم خود۔ گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال موصی ۲۷۹۷ گواہ شد نعمت اللہ بقلم خود سیکرٹری جماعت احمدیہ رتن۔

۱۳۵۴۲- مکرمہ محمد بی بی بیوہ حسین بخش صاحب مرحوم قوم راجپوت عمر ۰ ۸ سال بیعت ۱۹۰۸ء ربوہ حلقہ ب متصل مشین لغسائی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵۲ ۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد نہیں بپسر مولوی غلام احمد بشیر مبلغ ہالینڈ کی وجہ سے مجھے دس روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔ جس اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ کمی بیشی کی اطلاع دیتی رہوں گی میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ محمد بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد ابراہیم ذائق ربوہ واقف زندگی۔ گواہ شد احمد دین مددگار کارکن صیغہ تالیف ربوہ۔

۱۳۴۶۷- مکرم محمد اعظم ولد محمد رمضان صاحب قوم ارائیں پیشہ واقف زندگی۔ عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵۲ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار وظیفہ مبلغ ۳۰/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد محمد اعظم واقف زندگی وکالت علیا۔ گواہ شد محمد رمضان والد موصی ربوہ۔ گواہ شد نصیر احمد وکالت تجارت ربوہ۔

۱۳۵۴۸- مکرم مرزا محمد خان ولد مرزا احمد دین صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵۲ ۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرے دو چھوٹے مکان جو شکستہ حالت میں ہیں۔ بھیرہ ضلع شاہ پور محلہ پاکستانی متصل مسجد احمدیہ واقع ہیں۔ ان کی قیمت دو ہزار روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں (۲) ایک مکان ربوہ دارالرحمت میں بنا ہوا ہے۔ مکان اور زمین پر تین ہزار روپیہ تقریباً خرچ ہوا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں (۳) قادیان میں میری زمین قطعہ نمبر ۴۰ نمبر ۵۲ واقعہ محلہ دارالشکر میں ہے۔ ان کی قیمت خرید ۳۰۰/- روپیہ ہے۔ ایک مکان پختہ پانچ مرلہ پر محلہ دارالرحمت قادیان میں واقع ہے اس کی قیمت خرید ایک ہزار روپیہ ہے۔ اس جائیداد واقعہ قادیان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ (۴) مجھے ۱۲۰/- روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ اس کے علاوہ الاؤنس بھی ملتے ہیں جو مقرر نہیں۔ اور وقتاً فوقتاً بڑھتے گھٹتے رہتے ہیں۔ اس لئے ہر ماہ جو روپیہ مجھے ملا کرے گا۔ اس کا بھی دسواں حصہ انشاء اللہ ہر ماہ ادا کرتا رہوں گا۔ یعنی اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد مرزا احمد خان عفی عنہ موصی۔ گواہ شد الحاج عبداللطیف نور محمد باب الآغا بغداد عراق۔ گواہ شد الحاج عبدالربیع بغداد عراق باب الآغا۔

۱۳۵۵۲- مکرمہ ریشم بی بی بیوہ چوہدری شاہ محمد صاحب قوم جٹ زمیندار عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن منگووالے ڈاکخانہ چوندہ رکے جٹاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵۳ ۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے مہر وصول شدہ ۶۰۰/- روپے زیور کوئی نہیں ہیں اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں نیز میرے مرنے پر جو میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ ریشم بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد غلام احمد نمبردار منگووالے پسر موصیہ۔ گواہ شد علی محمد موصی اصحابی گکھانوالی۔

۱۳۵۵۴- مکرمہ نور فاطمہ زوجہ اقبال صاحب قوم جٹ عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن مست پور ڈاکخانہ معراجکے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵۳ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد مہر ایک ہزار روپیہ ہے۔ زیورات طلائی ۱/۲ ۶ تولے ہیں اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ نور فاطمہ بقلم خود موصیہ۔ گواہ شد علی محمد موصی اصحابی۔ گواہ شد مبارک احمد مست پور۔

۱۳۵۴۹- مکرمہ حمیدہ بیگم زوجہ صوفی کریم بخش صاحب قوم جٹ عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ محلہ الف بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵۲ ۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۵۰۰/- جس میں سے ۳۰۰ کے زیور بنوا چکی ہوں۔ اب صرف ۲۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور سوئی طلائی نصف تولہ قیمتی ۵۰/- روپے میرے بھائی قاضی جمیل احمد صاحب کے ذمہ واجب الادا ہے۔ [illegible] اور میرے والد قاضی حسن محمد صاحب کے ذمہ واجب الادا ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ حمیدہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد کریم بخش خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد ظہورالدین احمدی ربوہ محلہ ج۔

۱۳۵۷۰- مکرم [illegible] خان ولد چوہدری میرے خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن چک ۹۸ شمالی ڈاکخانہ سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵۲ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے آمدنی کوئی نہیں۔ نقد روپیہ ۵۰۰/- اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد بڈھے خان موچی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد عبدالغفور بقلم خود پسر موصی۔

۱۳۵۷۱- مکرمہ شفیقہ بیگم زوجہ شیخ عبدالغنی صاحب قوم سید عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن تھانہ بکھیل ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵۲ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ایک ہزار روپیہ جو بذمہ خاوند ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ شفیقہ بیگم

منتخب خبریں!

پنجاب (پاکستان) کے فسادات کے متعلق تحقیقاتی کمیشن

پچھلے دنوں پنجاب (پاکستان) میں احمدی جماعت کے خلاف تحریک شروع ہوئی اور دونوں اطراف کے بے گناہ لوگ ہزارہا کی تعداد میں ہلاک ہوئے۔ اس سلسلہ کی تازہ اطلاع ہے کہ پاکستان کی مرکزی گورنمنٹ نے ان فسادات کے متعلق ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا ہے جس کے ممبران دو ججان ہائیکورٹ ہونگے اس تحقیقاتی کمیشن کے نتائج کو سب قابل تعریف قرار دیا جا سکتا ہے۔ اگر فسادات کرانے والے لیڈروں یا پبلک کی اس باغیانہ تحریک پر چشم پوشی کرنے والے حکام کے ساتھ کسی قسم کی بھی رعایت نہ کی جائے۔ اور جو لوگ پبلک کو اُکسانے کے ذمہ دار ہوں۔ اُن کے ساتھ عام مجرمان جیسا سلوک کیا جائے کیونکہ مذہب کے نام پر لوگوں کو اُکسا کر مذہب اور انسانیت کی مٹی پلید کرنا ایسا جرم ہے جس کو مذہباً اور اخلاقاً دونوں صورتوں میں قابل تعزیر قرار دیا جانا چاہیئے۔ پاکستان کی مرکزی گورنمنٹ کا فرض ہے کہ اُن لوگوں کو ضرور سزا دی جائے جو لوگ ان فسادات کے بانی اور محرک تھے۔ چاہے یہ لوگ گورنر اور وزیر اعظم کیوں نہ ہوں۔ (ریاست) دہلی

واشنگٹن - ۲۲ جون صدر آئزن ہاور نے جنوبی کوریا اور امریکہ کے درمیان تعطل کو ختم کرنے کے لئے ایک اور کوشش کی ہے مشرق بعید کے لئے امریکی نائب وزیر خارجہ سر رابرٹس صدر سنگمن ری کے نام صدر آئزن ہاور کا ایک پیغام لے کر آج سیئول روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ صدر ری کو اس بات پر آمادہ کریں گے۔ کہ شمالی کوریا کے قیدیوں کو رہا کرنے سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ اس کو بہتر بنانے کے لئے صدر آئزن ہاور کی یہ دوسری کوشش ہے۔ نائب وزیر خارجہ سے ملاقات میں ان کو یقین دلائیں گے کہ عارضی صلح کے بعد جو سیاسی کانفرنس منعقد ہوگی۔ اس میں امریکہ کوریا کے اتحاد پر زور دے گا۔

قاہرہ - ۲۲ جون - نئی مصری جمہوریہ کے صدر جنرل نجیب نے پاکستانی اور بھارتی سفارت خانوں کو مطلع کیا ہے۔ کہ وہ مسٹر محمد علی اور مسٹر نہرو سے منگل کے روز جبکہ دونوں وزراء اعظم قاہرہ میں موجود ہوں گے مشترکہ طور پر ملاقات کرنے کے خواہشمند ہیں۔ لندن میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں ان دونوں وزراء اعظم نے جو نظریات پیش کئے تھے ان کی روشنی میں جنرل نجیب ان سے سویز کے مسئلہ پر بات چیت کریں گے۔ مسٹر محمد علی کل رات روم سے قاہرہ پہنچ گئے۔ قاہرہ کے بین الاقوامی اڈہ پر وزیر اعظم جنرل نجیب وزیر خارجہ محمود فوزی وزیر جنگ سکواڈرن لیڈر عبد اللطیف بغدادی عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبد الخالق حسونہ اور مفتی اعظم الحاج امین الحسینی نے ان کا استقبال کیا قاہرہ ریڈیو کے ایک ریکارڈ شدہ تقریر میں مسٹر محمد علی نے کہا کہ مجھے مصر پہنچ کر بہت خوشی ہوئی۔ مصر اور پاکستان میں جو گہرے تمدنی اور اقتصادی تعلقات قائم ہیں میں ان تعلقات کو اور زیادہ مضبوط کرنے کا خواہشمند ہوں۔ وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خاں جو کل ہی جنیوا سے قاہرہ پہنچے تھے۔ انہوں نے برطانوی ناظم الامور مسٹر رابرٹ ہینکی سے دو گھنٹہ تک ملاقات کی۔ دونوں پاکستانی مدبر جنرل نجیب سے آج مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق بارہ بج کر پچیس منٹ پر ملنے والے تھے۔

کراچی - ۲۱ جون - پاکستان مسلم لیگ کی صدارت سے خواجہ ناظم الدین کے مستعفی ہو جانے کے بعد عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی ہی ان کے جانشین ہوں گے۔ اور لیگ صدارت اور پاکستان کی وزارت عظمی کے عہدوں کو الگ الگ کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی جائے گی۔ دار الحکومت کے اعلیٰ مسلم لیگی ملقوں میں بہر حال اس موضوع پر کئی سے مباحثے شروع ہو گئے ہیں۔ بعض مسلم لیگ کارکن یہ چاہتے ہیں کہ مسلم لیگ کی صدارت کو وزارت عظمی سے الگ رکھا جائے۔ کیونکہ اسی صورت میں مسلم لیگ کے کارکنوں کو جماعت میں مضبوط بنانے کا جذبہ پیدا ہو سکتا ہے۔ مگر دوسرے مکتب خیال کے لوگ اور موقع پر صدارت اور وزارت کے یکجا ہونے کی وجہ سے مسلم لیگی صفوں میں بدعنوانی اور بد کردار لوگ گھس آئے ہیں۔ سیاسی ملقوں کا خیال ہے کہ اس سلسلہ میں قطعی فیصلہ وزیر اعظم پاکستان کے کراچی واپس آنے کے بعد کیا جائے گا۔ کیونکہ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ صدارت اور وزارت کو یکجا کرنے کے متعلق ان کا رویہ کیا ہے۔ ایک اور خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ خواجہ ناظم الدین نے کل لیگ کی صدارت سے استعفیٰ دینے کے بعد دستور یہ میں مسلم لیگ پارٹی کی لیڈرشپ سے بھی استعفیٰ دے دیا۔ اس فیصلہ سے پارٹی کے چیف وہپ مسٹر غیاث الدین پٹھان کو مطلع کر دیا۔

کراچی - ۲۱ جون - پاکستان کے وزیر خوراک و صنعت خان عبد القیوم خاں برطانیہ اور ترکی کا ایک ماہ تک دورہ کرنے کے بعد آج کراچی واپس پہنچ گئے۔ کراچی واپس آنے پر انہوں نے کہا۔ کہ اگر پاکستانی متحد ہو کر محنت سے کام کرتے رہیں۔ تو غیر ملکوں میں پاکستان کی قدر ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم متحد ہو کر ملک کی تعمیر کریں تو پاکستان بین الاقوامی مسائل بھی حل کر سکتا ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان کے لوگوں کو ایسی مملکت کی تعمیر کرنی چاہیئے۔ جہاں رواداری ہو۔ اور جو ترقی پسند ہو۔ صرف اسی طرح ہم دوسرے ترقی یافتہ ملکوں کے ساتھ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ جب اُن کی توجہ خواجہ ناظم الدین کی مجلس عاملہ میں اُن کی شمولیت کی طرف دلائی گئی۔ تو انہوں نے کہا۔ مجھے اس کا کچھ علم نہیں۔ خان عبد القیوم نے کہا کہ مسلم لیگ اور حکومت میں سو فی صدی تعاون ہونا لازمی ہے۔

برلن - ۲۲ جون - مغربی برلن کے تین کمانڈروں نے مشرقی برلن میں بغاوت کو فرو کرنے کے لئے روسی حکام نے جو سخت قدم اٹھایا تھا۔ اس کے متعلق روسی کمانڈر کو ایک احتجاجی یادداشت بھیجی تھی روسی کمانڈر نے اس احتجاج کا جواب بھیج دیا ہے جس میں انہیں یقین دلایا ہے کہ اگر مغربی طاقتیں تخریبی عناصر کو برلن میں آنے سے روک دیں۔ تو یہاں حالات معمول پر آ سکتے ہیں۔ کل مغربی جرمنی میں مشرقی جرمنی کے واقعات پر یوم ماتم منایا جائے گا۔ گو اب مشرقی برلن میں دوکانیں اور گرجا وغیرہ کھل گئے ہیں۔ لیکن روسی ٹینک اور سپاہی برلن کی سرحدوں پر تیار کھڑے ہیں۔ وہ لوگ جو مشرقی جرمنی سے نقل مکانی کر کے مغربی جرمنی میں آ رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ اب تک مشرقی جرمنی کے شہروں میں بیس سے زیادہ آدمی مارے جا چکے ہیں۔ لیکن مغربی جرمنی کے حکام کا کہنا ہے کہ اگر نقصانات کی پوری تفصیلات معلوم ہو جائیں۔ تو مارے جانے والے آدمیوں کی تعداد ۵۰۰ سے بڑھ کر ۱۰۰۰ تک پہنچ جائے گی۔ بعض عینی شاہدوں کا بیان ہے کہ روسیوں نے اپنے بعض ٹینک مشرقی۔ مغربی برلن کی سرحد سے وسطی برلن میں داخل کر دیئے ہیں۔ گو ابھی تک مشرقی جرمنی کی حکومت یا برسر اقتدار پارٹی کی طرف سے اس امر کا کوئی [illegible] نہیں ہوا ہے۔ لیکن مغربی جرمنی کے کئی مبصرین کا خیال ہے کہ مشرقی جرمنی کی حکومت کی قیادت میں تبدیلی ہوگی۔ ان کا خیال ہے کہ قومی محاذ کی مشترکہ حکومت میں لبرل اور کرسچین ڈیموکریٹک پارٹیوں کو اور زیادہ حصہ ملے گا۔ مغربی برلن کے کئی اخبارات نے آج یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ روسی ہائی کمشنر نے کئی پارٹیوں کے لیڈروں کو حکومت میں تبدیلی کے معاملہ میں مدد دینے کے لئے کہا ہے۔

فائیڈ (علاقہ سویز) ۲۱ جون - برطانوی ناظم الامور متعینہ مصر مسٹر رابرٹ ہینکی اور مشرق وسطی کی برطانوی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل برین رابرٹس کے خلاف عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا گیا ہے۔ ان دونوں پر علاقہ سویز کے ایک گاؤں کو برطانوی فوجوں اور ٹینکوں کے ذریعہ مسمار کرنے کا الزام ہے۔ یہ دعویٰ کسی نامعلوم مصری نے کیا ہے درخواست میں الزام لگایا گیا ہے کہ برطانوی فوجوں نے گاؤں کو مسمار کرنے سے پہلے اس کے تمام باشندوں کو باہر نکال دیا۔ اور سینکڑوں افراد کو بے گھر کر دیا۔ برطانوی فوجی حکام نے اس گاؤں کو مسمار کرنے کا حکم اس وجہ سے دیا تھا۔ کہ اس کا جائے وقوع برطانوی فوجوں کے لئے پانی سپلائی کرنے کے ٹینک کے لئے ایک مستقل خطرہ تھا۔ اس مقدمہ کی سماعت ۲۳ جولائی کو قاہرہ کی ایک عدالت میں شروع ہوگی۔

ہفتہ وار بدر مورخہ ۲۸ جون ۵۳ء رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۰